منتخب المکاتیب

یعنی

اعلیٰ حضرت سلطان الہند محمد اورنگ زیب عالمگیر کے نہایت دلچسپ
ولبصیرت افروز منتخبہ خطوط اور رقعات کا مجموعہ

مرتبۂ

جناب مولوی سید محی الدین احمد صاحب فاضل کامل
انٹرمیڈیٹ سابق فارسی مدرس مدرسہ مصباح العلوم الہ آباد

پبلشر

لالہ رام نراین لعل بکسیلر - کٹرہ روڈ
الہ آباد
۱۹۴۰ء

بار اول
قیمت ۸/

مقدمہ

فارسی زبان کو اپنی ادبی جامعیت، لفظی سلاست و فصاحت، معنوی بلاغت و لطافت، تخیلات کی رنگینی، استعارات و تشبیہات کی دلآویزی، شستہ تراکیب کی معنی آفرینی۔ اسلوب بیان کی سحر سامانی کی بنا پر ایشیا کے بیشتر حصّوں میں خصوصاً ملک کے علمی اداروں میں جو ہمہ گیری و ہردلعزیزی حاصل ہے، محتاج بیان نہیں۔ سنسکرت کی زرخیز و شاداب زمین پر "اردو" کا ایک سدا بہار رنگین لالہ زار اسی کے سرچشمہ فیض کی آبیاریوں کا ادنی مظہر ہے۔ خصوصاً دور متاخرین کے انشا پرداز ادیبوں کا سرمایۂ نثر باعتبار سیاق عبارات سیلِ رواں کا حکم رکھتا ہے۔ اس صنف میں "رقعات عالمگیر" یعنی محمد اورنگ زیب عالمگیر کے مکاتیب و رقعات، خطوط و مراسلات کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ جو علم و ادب، آئین و سیاست، تاریخ و حقائق کا مجموعہ، اور مرحوم کی اخلاقی و معاشرتی۔ سیاسی و ملی۔ علمی و تمدنی ذہنیات کے آئینہ دار ہیں۔

خطوط سوانح نگاری کی جان ہیں۔ ہم دوسروں کے متعلق جو کچھ

دیکھتے اور سنتے ہیں وہ ان کا اجتماعی رُخ ہوتے ہیں جو اکثر و بیشتر زیادتی انفرادی رُخ سے بالکل جداگانہ ہوا کرتے ہیں۔ ان صورتوں میں ایک شخص کے صحیح حالات، اس کے اصلی اخلاقیات اس کی حقیقی نیّت اور سچّی روش کو معلوم کرنے کے لئے ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ہم اس کے خانگی ذاتی اور ایسے افعال کی تلاش کریں، جو اس سے ایسی شکل وصورت اور ایسے حالات میں سرزد ہوئے ہوں جبکہ اس کو اس بات کا پورا یقین ہو کہ کوئی دوسرا اس سے واقف نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے معتمد علیہ کے علاوہ کسی کو حشر تک کانوں کان اس کی خبر نہ ہوگی۔ اور اس کا ایک ایک لفظ قیامت تک کے لئے ایک سربہر راز اور اس کا ایک ایک نقطہ ایک ناقابل شکست طلسم رہیگا۔ ممکن ہے کہ ایک شخص جو ظاہراً زہد و اتقاء کا پیکر مجسّم ہو اپنی اندرونی خباثت کو منظر عام سے تمام عمر چھپانے میں کامیاب ہو جائے لیکن اپنے ذاتی حالات سے واقف لوگوں سے جب وہ خط و کتابت کریگا تو وہ اپنی خباثت کو اس کی تمام عریانی کے ساتھ ظاہر کر دیگا۔ اورنگ زیب کے خطوط و رقعات کا بیشتر حصّہ اُس کی زندگی کے دو حصّوں پر منقسم ہے۔ اوّل عہد شاہزادگی۔ دوم زمانۂ شاہنشاہی۔

سلاطین مغلیہ تمامتر تعلیم یافتہ، صاحب ذوق سلیم، اور ادب شناس و

علم پرور ہوئے ہیں۔ چنانچہ اورنگ زیب کے خطوط اُس کے وسعتِ مطالعہ کے ضامن ہیں۔ اس حقیقت سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ کہ اسلامی نصاب میں فنِ خطوط نویسی و انشاء کو خاص اہمیت دیجاتی تھی اور انشاء کی لاتعداد کتابیں آج بھی اس دعوے کا بہترین ثبوت ہیں۔ اورنگ زیب نے ان کتابوں کا عمیق مطالعہ کیا تھا جن کا معتد بہ حصّہ اس کے دماغ میں محفوظ تھا اور وہ اکثر اپنے خطوط میں ان سے کام لیتا تھا اس کے خطوط اس کے کمالِ فن کے شاہد ہیں۔

یوں تو بادی النظر میں ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص کے ذاتی و خانگی خطوط میں آئے دن واقع ہونے والے بے لطف و غیر دلچسپ حالات کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ لیکن اگر ہم ان خطوط پر غور کریں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ ایک شخص کے ذاتی خطوط جذبات و حقائق نگاری کے بہترین میدان ہوتے ہیں خصوصاً ان مواقع پر جبکہ لکھنے والے کا حلقۂ مراسلت بہت وسیع ہو۔ ایک طرف اُسے اپنے اراکین خاندان اعزا و احباب آباء و اقرباء سے خط و کتابت کرنا ہو دوسری طرف اعیان خلافت و عمائدین دولت کو مخاطب کرنا ہو۔ تیسری طرف مشائخ و علماء سے شرف مکاتبت حاصل کرنا ہو چوتھی طرف ہمسایہ سلاطین سے خط و کتابت ہو اور پانچویں طرف ملازمین کے نام عطیات و موہبات کے فرامین نافذ کرنے ہوں تو پھر ان کی ادبی جامعیت اور اظہارِ حقیقت

کا کیا کہنا اور اورنگ زیب کے خطوط اسی قسم کے گلہائے خوش رنگ کا بہترین گلدستہ ہیں۔ کہیں ذاتی حالات کے متعلق اظہار خیال ہے تو کہیں سیاسی و معاشرتی واقعات پر تنقید۔ کہیں شوق وصال بیچین کئے ہوئے ہے تو کبھی درد فراق نے مضطر کر رکھا ہے۔ کسی جگہ کسی کی شادی یا ولادت کی خوشی ہے تو کہیں کسی کی موت کا ماتم ہے۔ کسی جگہ کسی افسر پر عطیات و نوازشات کی بوچھار ہے تو کہیں لعنت وپھٹکار۔ اگر ایک خط عمارتوں اور قلعوں کے مفصل حالات سے مملو ہے تو دوسرا باغوں اور چمنوں کی رنگین بیانی سے پُر۔ کہیں عتاب ہے تو کہیں عنایت۔ کبھی گرمجوشی ہے تو کبھی سرد مہری۔ کہیں الزامات کی صفائی ہے تو کہیں دوسرے کے خلاف شکایت۔ کہیں دادگستری و عدل گستری کی تلقین ہے تو کہیں سرجوشیوں اور گستاخیوں کی معقول سرزنش، غرضکہ اخلاق و ادب کا وہ کونسا پہلو ہے جو یہاں نمایاں حیثیت نہیں رکھتا اور پھر جس میں واقعہ نگاری کے ساتھ کمال ادب کو جگہ نہیں دی گئی ہے۔

یہی نہیں بلکہ مناظر قدرت کے عمیق مطالعہ کرنے اور اپنے تاثرات و کیفیات قلبی کی جیتی جاگتی تصویر کھینچنے اور مختلف دلکش مقامات کے حالات بیان کرنے میں کتنا بلیغ اور کس قدر باکمال ہے، وہ جب کبھی سفر کرتا ہے تو ان تمام عمارتوں۔ شہروں۔ پہاڑوں۔ جنگلوں۔ دریاؤں وغیرہ

کے جغرافی حالات کا بھی مطالعہ کرتا جاتا ہے، پھر ان حالات کی اس مکمل طریقہ سے تصویر کھینچ دیتا ہے کہ وہ چیز مجسم آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ اِس کے ساتھ ہی اس میں جغرافیہ کی خشکی نہیں ہوتی بلکہ فصاحت و بلاغت کی طراوت اُسے دلچسپ اور جاذب توجہ بنا دیتی ہے۔

اس تذکرہ سے اورنگ زیب کے کمال انشاء کا ایک عام تخیّل ضرور ذہن نشین ہو گیا ہوگا اور بہت ممکن ہے کہ اہل ذوق حضرات جو نفس ادب اور انشاء کے لحاظ سے اِن خطوط کا مطالعہ کرینگے وہ ان رقعات کی روشنی میں اورنگ زیب کی شخصیت علمی کے متعلق کوئی بالاتر تخیّل اور زیادہ صائب رائے قائم کر سکیں گے۔ ان مثالوں میں ابھی ایک مفصّل مبسوط اور اضافہ کا امکان باقی ہے مگر طوالت مقدمہ کے خوف سے اس کو نظر انداز کرکے یہ امر پڑھنے والوں کے ذوق سلیم پر چھوڑتا ہوں اور اس نادر انتخاب و ترتیب کے اظہار مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

دیر سے خواہش تھی کہ اعلیٰ حضرت محمد اورنگ زیب عالمگیر جیسے عالم فاضل ادیب اور ماہر انشاپرداز کے مجموعۂ مکاتیب سے نہایت دلچسپ، بصیرت افروز اور جاذب توجہ رقعات کا ایک ایسا مختصر انتخاب کروں۔ جو اختصار کے باوجود معنوی حیثیت سے جامعیت کا علم بردار بھی ہو۔ خدا کا ہزار شکر و احسان ہے کہ مدّت دراز کے بعد اُس نے اس دیرینہ آرزو کی تکمیل

کا موقع دے کر ایک علمی و ادبی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ دور حاضرہ کی سیاسی و ادبی ضروریات کو ملحوظ کر کے طلبہ کے علمی استفادہ کی غرض سے کافی غور و فکر اور سعی و عرق ریزی کے بعد وہ پچاس خطوط انتخاب کر کے پیش کرتا ہوں جو تہنیت و تعزیت، سیاست و معاشرت، محاصرہ و جنگ ارشادات و فرامین، عطیات و موہبات وغیرہ مختلف اصناف مراسلات پر مشتمل ہیں اور جو ترتیب و تالیف کے لحاظ سے ادب عالیہ کا مظہر اتم ہونے کے باعث ایک ہی وقت میں طلبہ کے ذہن و اخلاق میں ایک نمایاں ترقی بھی دیکھ سکتے ہیں اور ان کے علمی ذوق کی پرورش بھی حسب ضرورت کر سکتے ہیں

اس انتخاب کا ایک بڑا مقصد اور بہترین محرک یہ تخیل بھی رہا کہ باشندگان ہند کا شیرازۂ قومیت جو کورانہ تقلیدوں اور متعصبانہ غلط فہمیوں کے ہاتھوں منتشر ہو چکا ہے از سر نو رشتۂ اخوت و قومیت وطنیت و اتحاد سے بند ہو جائے اور شومی قسمت سے تاریخ کی غیر محققانہ تعلیم نے افتراق و انشقاق کی جو سر بفلک دیوار درمیان میں قائم کر دی ہے۔ تار عنکبوت کی طرح ٹوٹ جائے۔ اسی غرض سے وہ رقعے بھی جو راجہ ٹوڈر مل اور چندر پرکاش وغیرہ جیسے عمائدین دربار کو شاہی تفقدات و عطیات کا مورد خاص بناتے ہیں شامل انتخاب کر لئے گئے ہیں اور طلبہ کی ذہنی و اخلاقی اصلاح، وطنی ہمدردی و باہمی رواداری کی تربیت کے لئے شمع ہدایت و مشعل راہ ہیں۔

میں اپنے کرم فرما جناب بینی مادھو صاحب خلف الرشید جناب لالہ رام نراین لال صاحب مرحوم کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنھوں نے مجھے اس امر کی جرأت اور اس خدمت کی ہمت دلائی موصوف کے حسب فرمائش میں نے اس انتخاب کا کام انجام دے کر "منتخب المکاتیب" کے نام سے موسوم کیا اور کتاب کو زیادہ مفید بنانے اور طلبہ کی سہولت کے لئے آخر میں ایک فرہنگ بھی شامل کردی جس میں تمام مفرد الفاظ و مرکب کلمات کی تشریح اس وضاحت کے ساتھ کی گئی ہے کہ پھر کسی اور تشریح یا تفسیر کی حاجت باقی نہیں رہتی ۔۔

"منتخب المکاتیب" کے انتخاب و ترتیب میں بقدر امکان اس بات کی بلیغ کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ کی ذہنی و اخلاقی استعداد کا اندازہ کرتے ہوئے منشاء تعلیم کے عین مطابق اس قسم کے مکتوبات اس میں جمع کئے جائیں کہ یہ انتخاب صحیح معنوں میں شائقین علم کے لئے مفید اور طلبہ کے علمی و ادبی مذاق کو بہتر اور ان کے معیار قابلیت کو بالاتر بنانے میں نسخۂ کیمیا ثابت ہو۔ اور درسی کتب کی غرض و غایت بھی حقیقتاً یہی ہونی چاہیے۔

سلطان منزل دائرہ شاہ اجمل
الہ آباد
۲۶ ستمبر ۱۹۳۹ء

کمترین
سید محی الدین

بنام شاہ جہان بادشاہ

بہ

عہد نظامت ملتان

سفر دہلی و مراجعت

رقعۂ اوّل

بموقف عرض می رساند کہ چوں آرزوئے ادراکِ سعادتِ آستاں بوسی والا و تمنّائے دریافت و استلام عتبۂ معلّیٰ کہ قبلۂ توجہ بادشاہانِ ربعِ مسکون است، عنانِ صبر و شکیبائی از پنجۂ اقتدار بدر بردہ ایں فدوی را ذرّہ وار جویانِ پرتوِ آفتاب عالمتاب ساختہ بود، لاجرم باشوقِ پس نیامدہ از صدق ارادت و خلوص عبودیت ظاہر و باطن را مستعدِ استفاضۂ فیوضات صوری و معنوئ پیر و مرشد حقیقی گردانیدہ و خاطر از محافظت و بند و بستِ ایں حدود وا پرداختہ، شب چہاردہم ذیحجہ بقصدِ طوافِ آستانِ ملائک پاسبانِ احرام کعبۂ حضور بستہ از شہر بیروں آمد

امیدوار است که حسب الحکم جہان مطاع منتظمانِ رکابِ سعادت ساعتِ ملازمت سراسر عبادت اختیار نمایند، تا این مرید عقیدت کیش که پیرویِ رضائے پیر و مرشد جہانیاں را سرمایۂ دولتِ دارین می داند، دراں زمان مسعود جبین اخلاص بسجدات بندگی نورانی ساختہ کامیاب مطالبِ دوجہانی گردد۔

رقعۂ دوم

قبلۂ عالم و عالمیان سلامت! قبل ازیں، ایں مرید بوسیلۂ عرضداشت بعرض اقدس رسانیدہ بود کہ چوں متمردان نہمروی و جوکیہ کہ در کوہستانِ ولایتِ تتہ می باشند۔ صوبہ داران سابق را اطاعت بواقعی ننمودہ، پیوستہ براہ زنی و فساد روزگار می گزرانند ملک حسین با جمعیتے کہ ہمراہ داشت بہ تنبیہ و تادیبِ آنہا رفتہ است دریں ولا از عرضداشت او و واقعہ نویس آنجا ظاہر گشت کہ موصی الیہ با ہمراہان از سرحد تتہ بدہ منزل بکاہرہ و بیلہ کہ گریزگاہِ قبائل نہمروی و جوکیہ است، رفتہ خطبۂ دولت و اقبال بنام نامی و اسمِ سامی آنحضرت بلند آوازہ ساخت و دراں مکانِ ہارول و کھترتل برادر کانہودی سرداران نہمروی و مرید سرگروہ جوکیہ بقدم انقیاد اطاعت آمدہ پیشکش قبول کردند۔ جعفر نہمروی، خویشں مان سنگھ زمیندار پنجور کچ و مکران از قبل او و پسران علی و کارانی کہ عمدۂ آں مرز بوم است و حاجی رونجہ و جام جمعۂ اعیان آں سرزمین کہ از عہد

حکام ترخانیه تا حال رجوعے نداشتند، سر انقیاد بخط فرمان نهاده مده نام نهمردی متعلقهٔ کوهستان ولایت قندهار که سر حلقهٔ مفسدانِ آن ضلع است و از سرحد خود گذشته بقصدِ دست اندازی بجانب کاهره و بیله آمده بود، از وصول لشکر نصرت اثر بکوه نگار فرار نمود، بنابراں ملک حسین و جمعیتے از سپاه را براهبریِ زمیندارِ آں حدود بتادیب او فرستاده، آنها شب درمیان هفتاد کرده ایلغار کرده بر سر بنگاه او رفت سردار بجنگ پیش آمده با توابعِ خویش طعمهٔ تیغ خون آشام گردید و چهل و چند کس با دختر او اسیر کردند، و سپاه نصرت قرین اسیراں و مواشی را گرفته مظفر و منصور بلشکرگاه مراجعت نمودند، دریں اثنا مان سنگه مذکور وکلا فرستاده نوشت که در پنجور کچ و مکران نیز خطبهٔ جهانبانی بنام اعلیٰحضرت خاقانی سامعه افروز گشت و چوں باقبالِ بیزوالِ پیر و مرشد جهانیاں چنیں فتحے دست داد لشکر منصور ازاں نواحی بصوب تته مراجعت نمود۔

رقعهٔ سوم

قبلهٔ جهاں و جهانیاں سلامت! ازانجا که اشتیاق استلام عتبهٔ علیّه بریں مرید مهجور مستولی بود میخواست بطریق ایلغار با دراک ایں موهبت عظمیٰ شتابد

و در ساعتِ اوّل خود را بملازمتِ اعلیٰ حضرت رسانند، لیکن چوں حکم اقدس صادر شدہ بود کہ منزل بمنزل بیاید و مع ہذا بعض امور کہ در انتظامِ مہامِ ملکی دخلے داشت و بے سامانیٔ لشکر و مردم علاوہٗ آں گشتہ بنابراں اہمال و تاخیر واقع شد، بکرم ایزد تعالیٰ و عنایت پیر و مرشد امیدوار است کہ در ساعت مسعود حال کہ مختارِ انجم شناسانِ درگاہ والا است توفیق پائے بوس میمنت مانوس دریافتہ کامیاب سعادات دو جہانی گردد۔

حکم جہان مطاع بصدور پیوستہ کہ انار بیدانہ تتہ کہ کمتریں مریداں بدرگاہِ سلاطین پناہ ارسال می دارد، بہ از انار جلال آباد است، ازیں نوید مسرت افزا خوش وقت و مبتہج گشت، خربوزہ بھکر اگرچہ امسال در زبونی بخربزہٗ، کابل نزدیک است اما آنچہ بہ فدوی می رسد از روئے عقیدت بحضور سراسر سرور می فرستد، زیادہ بے ادبی از حد ادب دور دیدہ بدعا ختم نمود۔

انتظام محاصرۂ قندھار نوبت دوم

رقعۂ چہارم

مرید فدوی روئے نیاز بآستان آں قبلۂ مراد کہ ظاہر و باطنش نظرگاہ خداوندی است آوردہ، و آداب ارادت و عقیدت کہ متضمن

سعادات دوجهانی است ادا نموده، معروض می دارد در ابتدا که این مرید از دارالسلطنت لاهور رخصت ملتان می شد در باب اسمٰعیل هوت معروض داشته بود که او از قدیم تعلق بصوبهٔ ملتان دارد و چندگاه است که خود را بصاحب صوبهٔ پنجاب بازبسته و حکم اشرف، عز صدور یافته بود که الحال هم بدستور متعلق صوبهٔ ملتان باشد و دران هنگام که این مرید بنواحیٔ ملتان رسیده، مردم را بطلب زمینداران تعین می کرد، نزد او نیز کس فرستاده بود، و او نوشتهٔ دادا بهائی را دست آویز ساخته رجوع ننموده، این صورت ماجرا را بسعدالله خان نوشته بود که بعرضِ اقدس رسانیده جواب بفرستد و چون جواب نرسید و وقت تنبیه او گذشت، بنابران دران ایام تادیبِ او موقوف مانده این معنی موجب جسارت و دلیری او گشت و دست تصرف بولایت مبارک بلوچ دراز کرده سه قلعهٔ متعلقهٔ او را متصرف شد و چون مبارک پیش این مرید اظهار تظلم نمود، بااسد افغان که دران آوان برائے تحقیق راهِ بابری می رفت گفته بود که رفع این مناقشه کند و او همین که آنجا رسید، قلاع را از و انتزاع نموده بمبارک سپرد و مقرر ساخت که دیگر پیرامون این حرکات نگردد. تاآنکه مبارک بلوچ باز بدیدنِ این مرید آمد و اسمٰعیل که دماغش از بخار پندار پریشان شده. بسزائے کردار خود نه رسیده بود، مجدداً بتحریک بعض مردم عهدو

پیمان را شکستہ، قلاع مذبورہ از تصرف کسانِ مبارک مذکور برآورد و ایں وقت کہ طغیان او از حد گذشتہ و دودِ غرور چشم او را از دیدنِ راہِ صواب پوشیدہ بود و مبارک دوبارہ از دست تظلم او داد خواہ شد، ایں مرید شیخ میر ملازم خود را با جمعے بہ تنبیہ و تادیب او فرستادہ تا او را از خوابِ غفلت بیدار ساختہ قلعہا را بگیرد، چوں موحی الیہ ہمراہانِ خویش بآں سرزمین در آمدہ او تابِ مقابلہ در خود ندیدہ قلاع مسطورہ را واگذاشت و برہنمونیِ توفیق بملاقات او قرار دادہ ارادۂ آمدن عیاں نمود و شیخ میر او را لعفوِ جرائم و تقصیرات امیدوار ساختہ غرۂ شہر رجب المرجب باخود نزد ایں فدوی آورد، از آنجا کہ زمیندار عمدہ است و ولایتش بغایت معمور بملک نوحانی پیوستہ و جمعیتے خوب ہمراہ دارد و از تقصیرات گذشتہ نادم و پشیمان گشتہ اگر فرمانِ عنایت عنوان در بابِ استمالت او شرف ورود یابد در مہم نوحانی مراسمِ جانفشانی بجا آوردہ۔ در یساق ظفر مساق قندھار تیز در رسانیدنِ آذوقہ نہایت سعی بتقدیم خواہد رسانید۔

رقعۂ پنجم

بعرض مقدس میرساند، فرمان عالیشان کہ در جواب عرضداشت ایں مرید شرف صدور یافتہ بود، در ساعتِ مسعود و زمان محمود پرتوِ ورود

انداختہ، سعادت افزا گشت، حکم جہاں مطاع عالم مطیع بنفاذ پیوستہ کہ
"آں مرید بموجبے کہ معروض داشتہ لشکر خونی بر سر عالم نوحانی بفرستد۔
قبلۂ جہانیاں سلامت! ایں مرید حقیقتِ راہ نوحانی و دیگر راہ ہا
کہ از ملتان بقندھار میرود مصحوب امام قلی قراول عرضداشت نمودہ،
بعرض اقدس خواہد رسید اگر بالجزم عبور لشکر ظفر اثر بآں راہ واقع میشود،
حکم مجدد زینت صدور یابد، تا بلا توقف فوجے مستعد، لائق تنبیہہ او نامزد کنند
کہ کام و ناکام او را بملتان بیاورند یا آوارۂ صحرائے ادبار سازند۔
نہضت رایاتِ جاہ و جلال از کشمیر بے نظیر بصوب دار السلطنت
لاہور مبارک خجستہ باد، اللہ تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ بندگان اعلیٰ حضرت
بر مفارقِ ساکنانِ رُبعِ مسکوں گسترده داراد۔
فرستادنِ توپہا بکابل کہ محض الہام غیبی است بخاطر ملکوت ناظر
رسیدہ مبارک است یقین کہ سرانجام ایں مہم عمدہ از قرار واقع صورت
خواہد گرفت۔
حکم واجب الاتباع شرف ورود یافتہ بود کہ "حسب الالتماس ایں
مرید، مغل خاں بصوبہ داری تتہ سرفراز گشت و عوض جاگیر آنجا کہ امسال
پنج ماہہ پیش حاصل ندارد۔ نقد موافق دہ ماہہ بایں مرید عنایت شد
شکر ایں مواہب و ایں عطیات کہ مانند افضال الٰہی نا متناہی است،

بکدام زبان اداتواند نمود۔

قبلۂ عالمیان سلامت ، آنچہ از تعدّیٔ ملک حسین بعرض اقدس رسیدہ محض افترا است، دریں یک سال کہ صوبہ مسطور تعلق بایں مرید داشت موحی الیہ غیر از متمردان و دزدان معترض حال احدے از رعایا نگشتہ و دریں مدت ہرگز چیزے ازیں مقولہ برایں مرید ظاہر نہ شدہ و الّا مطابق آنچہ از پیر و مرشد حقیقی ارشاد یافتہ او را تادیب نمودہ نمی گذاشت کہ مرتکبِ جور و تعدی گردد، غالباً اہل غرض حقیقت را بتفاوت معروض داشتہ اند۔

رقعہ ششم

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت ! از ظہور ایں عنایت بے نہایت کہ مرید فدوئی خود را اختیار فرمودہ اند، تارک امتیاز باوج عزت برافراخت، بر ضمیر خورشید نظیر ہویدا است کہ مرید را ہمہ وقت فرمان برداری و رضا جوئی اعلیٰ حضرت کہ متضمن سعادتِ دین و دنیا است وجہ قصد بودہ و ہست، امّا از آنجا کہ از روے مرید نوازی باختیارے کہ ازیں سہ خدمت ماموری شدہ جرأت نمودہ ، معروض میدارد کہ چوں از عبارت فرمان معلّٰی ظاہر است کہ تسخیر قلعۂ قندھار نسبت بقلاعِ دیگر خالی از اشکالے نیست

و در واقع چنین است و ہر گاہ بتائیداتِ غیبی فتح قندھار دست دہد، آں دو قلعہ بسہولت مفتوح می توانند شد بنا براں امیدوارست کہ اگر بخاطر مبارک برسد، بتسخیر قلعۂ قندھار مامور شود کہ شرائط جانفشانی بجا آوردہ پیرایۂ سرخروئی حاصل کند و الا حکم شود تا بر سرِ قلعہ زمینداور کہ سرِ راہ در آمد غنیم لئیم است رفتہ در صورتیکہ کوتہ اندیشانِ بدکیش ارادۂ امدادِ متحصنان کنند بتوفیق نصرت بخش حقیقی تنبیہ و تادیب آنہا بواقعی نمودہ نگذارد کہ قدم جرأت پیش توانند گذاشت و فوجیکہ قلعۂ قندھار را محاصرہ خواہد نمود، بفراغ بال بداں شغلِ شگرف توانند پرداخت۔

از مضمون فرمان لازم الاذعان لائح گشت کہ نوروز در حسن ابدال خواہد گشت۔

رقعۂ ہفتم

قبلۂ کونین سلامت! اگرچہ عزیمت ایں سفر فرخندہ اثر در جنب ہمتِ جہاں کشائی والا نہمت کہ ہموارہ مصروفِ اعاظم امور بودہ و خواہد بود، چنداں دشوار نیست لیکن بر مریداں بسیار شاق مینماید کہ اعلیٰ حضرت خود بنفس نفیس نہضت فرمایند، سعادت مریداں درآن ست کہ راحت و آسائش ذاتِ مقدس کہ انتظام بخش جہان و جہانیان است مغتنم دانستہ کمرِ خدمت گاری بر میانِ جاں بندند و بدیں وسیلۂ دین و دنیائے

خود را آباد و معمور سازند یقین کہ آنچہ بخاطر ملکوت ناظر پرتو انداختہ عین صواب خواہد بود۔

حکم اشرف عز نفاذ یافتہ کہ "دہ لک پنجاہ ہزار روپیہ بآں مرید عنایت شدہ، پنج لک و پنجاہ ہزار از وجہ طلب نقدی تا آخر اردی بہشت و پنج لک بصیغۂ مساعدت، اگر زود می خواہد بدست مردم دیگر بقبر ستیم والا مصحوب لہراسپ خاں فرستادہ خواہد شد"۔

تسلیمات عنایت مساعدت کہ محض تفضل است، بتقدیم رسانید، در بابِ طلب نقدئ فصل ربیع قبل ازیں بجانِ سعادت نشان نوشتہ، بعرضِ اقدس رسیدہ باشد۔

رقعۂ ہشتم

کمترین مریدان فدوی بعد ادائے آداب عقیدت و بندگی کہ سرمایۂ حیات و زندگی است، ذرّہ مثال بمسامع جاہ و جلال می رساند، فرمان عالیشان سعادت عنوان باسرپیچ زمرد و مروارید کہ مصحوب یساولِ سرکار اعلیٰ شرف صدور یافتہ بود، روز یکشنبہ ہشتم ربیع الاول پرتو ورود بخشید، تارکِ مباہات و افتخار ایں مرید را باوج فلک الافلاک رسانید، تسلیم و آداب ارادت بجا آوردہ از عنایت بے غایت بادشاہانہ سرفراز و سربلند

گشت۔ سایۂ بلند پایۂ قبلہ وکعبہ کونین بر مفارق مریدان فدوی اخلاص سرشت گسترده پاینده بماناد۔

درمنشور لامع النور مندرج بود کہ بساعت مسعود توجہ رایات عالیات وزیر شایستہ ہمہ صفات آراستہ، خود را با سائر بندہا رخصت خواہیم فرمود، بخاطر مقدس مامی رسد کہ اگر ایں مرید از ملتان بولایت ہوت شدہ از دریاے سندھ بگذرد وبکہات رسیدہ از راہ بنکش بالا بقندھار برود و در نواحی غزنی تمام لشکر ظفر قرین یکجا گشتہ روانہ شوند، بہتر است۔ حقیقت راہ راست از ملتان بقندھار معلوم نیست، مبادا آں مرید دریں راہ تعب بکشد وغلہ وکاہ بہم نہ رسد، کیفیت ایں راہ را فہمیدہ بزودی عرضداشت نماید وبنویسد کہ درچند روز از ملتان بکہات می تواں رسید۔

رقعۂ نہم

پیر دستگیر سلامت! حقیقت ایں راہ تا ولایت ہوت معلوم است واز آنجا تا بنکش بواقعی ظاہر نہ شدہ وکیفیت راہ راست را ملک حسین ابدالی و زمینداران دیگر کہ درسلک بندہاے درگاہ سلاطین پناہ انتظام دارند مکرر ظاہر نمودہ اند وبعرض اقدس رسیدہ و بالفعل سرانجام ایں طریق از آب وآذوقہ تا سنگ لخشاں کہ سرحد است بقدر مقدور شدہ ومی شود

واز چوتیالی تا قندھار زمینداراں مذبور لتعهد آب و علف و آذوقه می نمایند چنانچه ملک حسین شاید این معنی را بالعرض اشرف رسانیده باشد و بعنایت الٰہی اگر بہار خوب شود انشاء اللہ تعالیٰ لشکر نصرت رہبر از رہگذر آب و علف عسرت نخواہد کشید، بر تقدیرے کہ بخاطر ملکوت ناظر قرار یافتہ باشد کہ این مرید را البتہ از غزنین بلشکر ظفر اثر ملحق باید شد، حکم ارفع اعلیٰ صادر شود تا براہے کہ سابقاً از بھیرہ شدہ بکھسات رفتہ بود روانہ گردد، از انجا حسب الحکم الاقدس براہ بنگش بالا بغزنین رسیدہ بلشکر فیروزی اثر بپوندد، لیکن مسافت این راہ از ملتان تا کھسات یکصد و شانزدہ کروہ است، تا وقتیکہ این مرید فدوی ازیں راہ بکھسات رسد از راہ راست بقوشنج کہ از ملتان تا آنجا یکصد و بست و چہار کروہ است میتواند رسید، دیگر این مرید اخلاص و آئین فرمانبردار و محکوم است بہرچہ مامور گردد سعادت خود دانستہ انشاء اللہ بعمل خواہد آورد،

آفتاب جہاں تاب سلطنت و خلافت از اُفق حشمت و اقبال طالع و لامع باد۔

رقعۂ دہم

پیر دستگیر سلامت! اگرچہ مریدان جاں نثار ہرگز راضی نیستند کہ آں حضرت بہ نفس نفیس متوجہ شوند لیکن از آنجا کہ ضمیر خورشید نظیر مطرح

اشراقاتِ قدسی و مہبطِ انوار غیبی است و اعلیٰ حضرت ظل الٰہی بمدد عقل خداداد
و خرد دوربین ہمہ چیز را بہتر از ہمہ کس دیدہ و دانستہ اند دریں باب
ہر چہ رائے ممالک آرائے اقتضا فرماید محض مصلحت و عین حکمت است،
بر زبان قلم کرامت رقم گزشتہ کہ یک شق این است کہ برادر کلاں
آں مرید با وزیر دانائے صاحب تدبیر قلعۂ قندھار را قبل نمودہ بدست
آورند و آں مرید با رستم خاں و دیگر بندہائے جاں سپار کہ ہمگی بست ہزار
سوار خواہد بود، بر زمین داور کہ راہ در آمد غنیم مقہور است رفتہ آں قلعہ
را مفتوح سازد و راجہ جے سنگھ بار اؤ ستر سال وغیرہ کہ مجموع پانزدہ ہزار
سوار بودہ باشد بقلعۂ بست بفرستیم کہ آں را مسخر کنند، و شقِ دیگر
آنکہ آں ہر دو برادر ہر دو قلعہ را قبل نمودہ مفتوح سازند و وزیر با تدبیر
باتفاق جمعے از مردانِ کار بمحاصرۂ قلعۂ قندھار بپردازد و ازیں دو شق ہر کدام
کہ آں مرید بہتر داند عرض داشت نماید،
در پیشگاہ ضمیر آفتاب تاثیر پیر و مرشد حقیقی پوشیدہ نیست کہ مرید جز
فرماں برداری و اطاعت و امتثالِ حکم اقدس چیزے نمی داند و چنانکہ بخاطر
مقدس رسیدہ محض ثواب است، و قبلۂ جہانیاں اعقل و اعلم دوران بجمیع
امور دانا اند و آنچہ بخاطر مبارک میرسد الیق و انسب است، امّا بحکم "المامور
معذور" موافق دریافت ناقص خود معروض می دارد، کہ اگر پیش نہاد ہمت والا

نہمت آں ست کہ قلعۂ زمین داور وبست پیش از قندھار گرفتہ شود، دریں صورت ہر آئینہ شق اوّل اولیٰ خواہد بود، ایں مرید انشاء اللہ تعالیٰ حسب الحکم الاقدس در زمین داور بودہ بواقعی از غنیم مردود مقہور خبردار خواہد شد، بلکہ باقبال جہاں کشائے تا ہرات ہیچ جا عنان باز نکشیدہ دمار از روزگار معاندان نابکار خواہد برآورد۔

روزنامچۂ سفر بمحاصرۂ قندھار نوبت دوم

از ملتان تا قندھار

رقعۂ یازدہم

مرید اخلاص سرشت مراسم ارادت وآداب عقیدت بجا آوردہ ذرّہ مثال بمسامع جاہ وجلال می رساند کہ ایں مرید روز پنجشنبہ شانزدہم جمادی الاول از دو کروہی دوکی کہ قصبہ ایست معمور تر از چیتیالی تخمیناً مشتمل بر پانصد خانہ دار تریں و در بیرون آں قلعچۂ گلبن و باغچۂ مختصرے واقع است کوچ نمودہ وعالم برگی منصب وار بادشاہی را با سی نفر برق انداز از ملازمان خود وصد سوار از جملہ جمعیت نا ہراں زمیندار سیت پور بہ تھانہ داری آنجا مقرر نمودہ روانہ پیش شد، و بستم آں ماہ بمنزل طبق سیر رسد،

واں کوہیت رفعت اساس در زمین مسطح اطرافش از جانب جنوب و شمال بفاصلہ یک گروہ دو کوہست کہ بہ پنجمندرک منتھی میشود، و اطراف شرقی و غربی میدان، دورہ اش از پایان چہار کروہ، و بر بالائے قُلّہ آں کہ سنگ سخت است، در سوالف ایام قلعے بودہ، طول آں یک کردہ و عرضش جائے چہل جریب و بعضے جاسی جریب و کمتر از آں و برائے برآمد و فرود آمد بجز یک راہ تنگ و دشوار کہ پیادہ بتلاش بسیار تردد دراں تواند کرد، ندارد، از آثار قلعہ و عمارات سابقہ بالفعل دیوار سنگین بسمت جنوب و چند خانہ کہنہ ویران و یک مسجد شکستہ و چند آبگیر برہم خوردہ کہ در موسم برسات آب باراں درانہا جمع می شود، موجود است، و در کمر کوہ چشمہ ایست کم آب کہ مرور ایام انباشتہ شدہ بالجملہ مکانے مرتفع وسیع و متین است۔

رقعہ دوازدہم

قبلۂ ایں فدوی سلامت! قصبۂ قونَنج در معموری از دوکی زیادہ است و قلعہ اش از گِل تعمیر یافتہ و بنا نہادۂ شیر خان است، از قلعۂ دوکی وسیع تر و مستحکم تر است، نہر آبے بعرض یک و نیم گز در میان قصبہ جاری است و حمامے مختصر است و مسجد جامعی دارد کہ بیرون قلعہ بر کنارۂ تالاب کوچکے کہ از آب نہر پر می شود عمارت کردہ اند و جاے حاکم نشین قلعہ شیر خاں و دولت مذبور است کہ بالفعل متعلقان دولت در آنجا می باشند و در بیرون قلعہ

متصل بمسجد باغے است گل سُرخ فراواں و درخت میوہ دار از شفتالو و زرد آلو بقدر دارد۔

فتاح علی الاطلاق عزشانہٗ ابواب فتح و فیروزی برروئے اولیائے دولتِ ابد پیوند مفتوح ساختہ، آفتاب عالمتابِ خلافت و جہانبانیِ از مطلعِ اقبال و کشورستانی طالع دارد۔

محاصرۂ قندھار نوبت دوم

رقعۂ سیزدہم

قبلہ و کعبۂ ایں مرید سلامت! اگرچہ مواہب و عنایات اعلیٰ حضرت نسبت بسائر مریدان زیادہ برآن است کہ از عہدۂ ادائے شکر آں نہ تواند بیروں آمد، لیکن ایں عقیدت کیش کہ نامش در صحیفۂ خاطر مقدس بعنوانِ رضاجوئی ثبت است و ایں معنی را اجلّ نعم الٰہی می داند، از ظہور ایں تفقدات و تلطفات بیکراں کہ بے سابقۂ خدمت و جانفشانی بمحض تفضل و ذرّہ پروری دربارۂ او مبذول می شود خود را در محفلِ انصاف منفعل و شرمندہ می یابد حق تعالیٰ سایہ بلند پایہ الطاف و اعطافِ مرشد حقیقی را بر مفارقِ بندہاے جاں نثار مبسوط داشتہ ایں مرید را توفیق خدمت شائستہ رفیق گرداند کہ بوسیلۂ آں ازیں خجلت برآمدہ در نظر کیمیا اثر پیر دستگیر خود

سرخرو و سربلند گردد۔

شرف اندراج یافتہ بود کہ بادشاہزادہ جہانیان قریب ہزار کروہ از بنگالہ آمدہ بسعادت ملازمت مشرف شد، غرۂ شہر مبارک جمادی الثانیہ آں فرزندرا رخصت قندھار خواہیم فرمود۔

از مریدان خالص نیت صافی طویت کہ انقیاد حکم و پیروئی رضائے کعبہ وقبلۂ خویش سرمایۂ سعادت می دانند چنیں سزد الحق ایں راہ دور و دراز را بسیار خوب قطع نمودہ خود را بوقت کار رسانیدند، یقین کہ بتاریخ مذکور مرخص شدہ متوجہ مقصد گشتہ باشند۔

ایں مرید باساعتِ مقرر در برابر قلعۂ قندھار فرود آمدہ باتفاق خانِ سعادتِ نشان بندہائے درگاہِ سلاطین پناہ را سرگرم محاصرہ ساخت فتاح علی الاطلاق گلبن مقصود بنسائم فتح و فیروزی شگفتہ داشتہ اولیائے دولتِ ابد اتصال را عنقریب ہم آغوشِ شاہدِ نصرت و ظفر گرداناد۔

مرقوم قلم گوہر بار شدہ کہ در ہر باب انچہ بایست بخان دستورالوزراء فرمودہ ایم خاطر نشان آن مرید خواہد نمود، بموجب آں عامل گردد۔"

رقعۂ چہاردہم

کمترین مریدان فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و مراسم

عقیدت و ارادت بجا آورده ذرّه صفت بعرض مقدس میرساند که یک پاس از روز چهار شنبه بست و هفتم شهر مبارک جمادی الثانیه بر آمده از تائیداتِ اقبالِ بیزوال بادشاهی درونِ قلعه غریب سانحه رو داد تفصیلش آنکه ظاهر آثار نابکار محمد هاشم وزیر و شیخ علی مستوفی خود را با آقا علی ضابط حاصلِ چہل لک و محمود بیگ، ارباب قندهار و میر بازار و پیر علی بیگ جیبه دار باشی و جمعے دیگر را فرستاده بود که انبار خانهٔ باروت را که در قلعهٔ دامن کوه است واکرده باروت را بتوپ اندازاں و تفنگچیاں قسمت کنند و آں جماعت بآنجا هنوز دست بکار نبرده بودند که قضا را آتش تنباکو از دست شخصے که نزدیک بجوالهائے گوگرد که در گوشهٔ باروت خانه بود تمباکو می کشید در گوگرد اُفتاد و تا آگاه شدنِ مردم آتش بلند شد، دریں اثنا گروہے از متحصناں بقصد فرونشاندنِ آتش هجوم آورده هر چند سعی نمودند فائده نه کرد، و باروت در گرفته صدائے هولناک برخاست و اکثر خانهائے شهر بلرزه در آمده باروت خانه با عمارتے که متصل آں بود بخاک تیره برابر گشت و از آنجا تا دروازهٔ ماشوری که خیلے مسافت است خانهائے راسته بازار بعضے اُفتاد و بعضے ترکیده پارچهائے سرب و سنگهائے بنیادِ انبار خانه که برهوا رفته بود باسپ و آدم رسیده بسیارے را مجروح ساخت و قریب یکصد و پنجاه کس از سپاهی و سقا وغیره در آتش سوخته بباد فنا بر رفت و از دشنا[سان]

قلعه که بانجا آمده بودند، جز محمد ہاشم وزیر کسے نجات نیافت، پیر علی بیگ مشرف بر ہلاک است و دیگراں نیم سوختہ بہزار خواری بر بستر بیماری اُفتادہ آرے از قوّتِ طالع اقبال مطالع اعلیٰ حضرت وقوع امثال ایں غرائب بعید نیست۔

رقعۂ پانزدہم

قبلہ وکعبۂ ایں مرید سلامت! آنچہ از آثارِ اقبال بے ہمال اعلیٰحضرت بتازگی روی دادہ کشتہ شدنِ میر عالم مخاطب بمیر کلاں ثانی است کہ بیگ باشئ وصاحب اہتمام برج نود برج خاکستر بود و در سلکِ مردمِ خوب والئ ایران انتظام داشت ویک یوز باشی کہ نامش معلوم نشد وصورتِ قضیہ آنکہ روزے یکے از توپہائے کلاں کہ بر جہائے مسطور انداختہ می شود داشد، قضارا باآں بدکیش فتنہ سرشت ویوز باشی مذکور کہ در برج نوشتہ نردی باختند رسیدہ ہر دو را انجاک ہلاک انداختہ آں چناں بباد فنا برداد کہ مقہورانِ قلعہ اعضائے آنہارا کہ بہ ہوا رفتہ پراگندہ شدہ بود بتفحص بسیار بدست آوردہ در گور مذلت داد بار فرو بردند و از نابود گشتنِ آں مفسد، غریوے از نہادِ مخذولان قلعہ برخاست می گویند کہ او پسر میر کلاں خناچہ است کہ در عہد شاہ عباس اعتبارے وحالتے

داشت ودر قلعۂ بغداد مصدرِ ترددات شده بود، و عمومی او خاندار از مردم معتبر شاه طهماسپ بوده۔

رقعۂ شانزدہم

پیر دستگیر سلامت! دریں ولا مخبرِ یکہ آتار پیش والیٔ ایران فرستاده بود، بارقم او و مکاتیب خلیفہ سلطان و دیگر ارکان دولتِ ناپایدار ارش متضمن خبر تعین نمودنِ کومک رسیده، شب سه شنبه یازدهم روز تحریر عرضداشت می خواست که از طرفِ مورچال طاہرخاں بقلعه در آید، چوں مردم مورچال اورا بیگانه دانسته قصد گرفتن کردند، فرصتِ در آمدنِ قلعه نیافته و سراسیمه شده خریطۂ نوشتجات را انداخته بدر رفت و بدست نیامد، روز آں خریطه را پیدا کرده نزد ایں مرید آوردند، رقم که بنام آتار بود با عرضداشت ایں فدوی و باقی مکاتب با عرضداشت وزیر بے نظیر از نظر انوار اطہر خواہد گذشت۔

درہمیں تاریخ شجاعت خاں که چند گروه پیش رفته واز آنجا مردم را بقراولی می فرستد، قزلباشے را که کرم بیگ برادر قلعه دار زمینداور بادوست کس بقصدِ اتلافِ مزروعات پایین زمینداور و قندھار آمده، با سه چہار کس بجہت خبرگیری فرستاده بود واو از رفیقانِ جدا مانده بدستِ قراولانِ

شجاعت خاں افتادہ بود و قریب بانچہ از نوشتہاے مسطورہ مفہوم شدہ تقریر می نمود، پیش ایں مرید فرستاد او را ہمراہ یساولاں کہ حامل ایں عرضداشت اند روانۂ درگاہِ معلّٰی ساخت۔

و نیز بتاریخِ مذکور دو نفر کہ قبل ازیں ایں مرید برائے تجسّسِ اخبار بفرات فرستادہ بود و آنہا تا موضعِ سبزار رفتہ مراجعت نمودند، رسیدہ ظاہر ساختند کہ دو سہ ہزار کس از غنیم مردود جریدہ بہ بست رسیدہ اند، بشجاعت خاں تاکید نمود کہ مردم، گہے لشکر ظفر اثر را نگذارند کہ از قراولاں پیش می رفتہ باشند۔

حق عزّ شانہ اعدائے دولت موید را منکوب و مقہور و مریدانِ جاں نثار را مظفر و منصور گرداناد۔

رقعۂ ہفتدہم

قبلۂ ایں مرید سلامت! انچہ بخاطرِ ملکوت ناظر کہ مطرح اشراقاتِ غیبی و الہامات لاریبی است رسیدہ عین صواب است و امتثال آں لازم ایں مرید موافق دریافت قاصرِ خویش نظر بآنکہ تو پہائے درست کہ حقیقت آں عرضداشت رکن السلطنت سعد اللہ خاں بعرض مقدس خواہد رسید، آں مقدار نیست کہ یکدفعہ از دو طرف قلعۂ دیوار را تواں انداخت، و تا دیوار رختہ پذیر نہ شود و راہ درآمدن مردم وا نگردد دو یدن مناسب

نیست معروضداشتہ بود کہ بالفعل از یک سمت یورش کردہ شود، الحال
کہ حکم صریح صادر گشتہ کہ البتہ از ہر طرف باید دوید، ہر چند معلوم است کہ از
ضرب دو توپ سورتی بلکہ یک توپ درست کہ در ینجانب است چہ قدر
رخنہ خواہد شد، امّا برائے پاس حکمِ گیتی مطاع مقید بہیچ چیز نشدہ روزے
کہ بصلاحِ وزیر بے نظیر قرار یابد و جانب مورچال ایشاں در دیوار قلعہ رخنہ
بہم رسد، انشاء اللہ تعالیٰ بوجہے کہ ارشاد یافتہ کہ دو گھڑی از شب ماندہ
ملازمان خود را با جمعے از بندہائے بادشاہی کہ دریں طرف اند تعین خواہد
ساخت کہ یورش نمودہ بتائیدِ الٰہی و اقبال بے ہمال خلافت پناہی
در گرفتن قلعہ کوہ دقیقہ از دقائق سعی و تلاش نامرعی نگذارند، امید کہ
فتّاح علی الاطلاق بمحض کرم خویش مکنون خاطرِ مقدّس را از پردۂ غیب بمنصۂ
شہود جلوہ نما گرداند مریداں و بندہا را در پیش گاہ اقدس آبروے
کرامت فرماید۔

شرف اندراج یافتہ کہ گرفتن دو قلعہ دیگر در پیش است، ہر چند
سعی در زود گرفتنِ قلعۂ قندھار کردہ شود بہتر است،۔

رقعۂ ہژدہم

قبلۂ عالمیاں سلامت! ایں فدوی کہ خدمت پیر و مرشدِ خود را

سرمایۂ سعادتِ دین و دنیا می داند و زندگیٔ خویش را محض برائے آں میخواہد دریں مدّت کہ باتفاق دولتخواہاں بمحاصرہ پرداختہ حتی المقدور در ہیچ باب بتقصیر از خود راضی نبودہ ونیست و آنچہ بدریافت قاصرِ خود می یابد بخبان سعادت نشان می گوید، حق عزّ شانہٗ جمیع بندہا را توفیق خدمت گذاری و جانسپاری کرامت فرمودہ مکنونِ خاطرِ اقدس را بوجہ احسن جلوۂ ظہور بخشند۔

از آں جا کہ قبل ازیں باستصوابِ دستور الوزراء مقرر شدہ بود، کہ نخست جانبِ دروازۂ ماشوری کہ مورچالِ ایشان است دمدمہا ساختہ وتوپہا بالا بردہ آں طرف انداختہ یورش نمودہ شود ایں فدوی بہماں قرارداد در سرانجام و اتمام دمدمہا قدغن بلیغ نمودہ حقیقت را معروض داشتہ بود درینولا کہ دمدمہا تیار شدہ وزیر صائب تدبیر توپ فتح لشکر را باسہ توپ کلاں بآنجا بردہ و دو روز متواتر توپ بسیار سر دادہ، آخر ظاہر نمودند کہ ازیں توپہا در آں طرف کارے نمی کشاید و رخنہ پدید نمی آید ایں مرید جانسپار را غیرتِ تربیتِ آنحضرت دامنگیر گشتہ برآں داشت کہ توکل برفضل کردگار تعالیٰ شانہٗ نمودہ یک بار از جانبِ کوہ یورش کند، چہ باوجود کمال توجہ خاطر اقدس بتسخیر قلعہ قندھار و اجتماع چنیں لشکرِ عظیم دست از قلعہ باز داشتن از آئینِ حمیت و مردمی دور است، بنابراں بجہت امضائے

ایں عزم، بصلاحِ خان سعادت نشان سوائے یک توپ درست سابق و دو توپ دیگر از جملہ توپہائے سورتی کہ در مورچالِ طرفِ دروازۂ ماشوری بود، بایں طرف آوردہ و دو توپ دیگر کہ فتح لشکر و یک توپ سورتی باشد بطرف علی قابی بردہ مستعد یورش است لیکن چوں معاملۂ یورش را اعلیٰ حضرت کہ پیر و مرشد کامل بکمل بوفور دانش و مزید تجربہ آموزگار عقلائے روزگار اند بہتر می دانند، و حکم گیتی مطاع بدیں موجب نافذ گشتہ کہ ہرگاہ رخنہ در دیوار بہم برسد یورش نمودہ شود و توپہائے کہ حقیقتِ آں از عرضداشتِ عضدالخلافت سعداللہ خاں بعرض اقدس رسیدہ باشد معلوم کہ چہ قدر رخنہ توانند کرد و جمیع دولتخواہان ظاہر ساختند کہ تا حکم صریح دریں باب صادر نشود یورش مناسب نیست چنانچہ صورتِ ماجرا مفصلاً از عرضداشتِ دستور الوزرا المسامع جاہ و جلال خواہد رسید، لہذا تا گزیر کیفیتِ حال را معروض داشتہ منتظرِ حکم محکم مجدد است، ہرچہ در آئینۂ ضمیر خورشید نظیر کہ مطرح الہام غیبی است پرتو اندازد بے توقف حکم شود تا مطابقِ آں بعمل آید۔

مقدماتے کہ در فرمانِ خان سعادت نشان مندرج بود جواب آں از عرضداشتِ ایشاں بعرض ارفعِ اعلیٰ خواہد رسید۔

آفتابِ عالمتاب خلافت و سلطنت بر مفارق جہانیاں تاباں و نور افشاں بماناد۔

بعہد نظامت دکن

مراجعت از قندھار و سفر تا برہانپور

رقعۂ نوزدہم

پیر دستگیر سلامت! ایں فدوی بموجب حکم ارفع میخواست کہ از پشاور بہ سہ منزل بکنارِ دریائے سندھ رسیدہ بے توقف عبور نماید لیکن چوں معلوم شد کہ از شدتِ آب تا حال پُل مرتب نگشتہ و بادشاہ زادہ جہانیاں ہنوز ایں روئے آب مقام دارند و اکثر بندہائے درگاہ خلائق پناہ کہ رخصت یافتہ اند در آنجا جمع آمدہ کشتیہا آں مقدار نیست کہ تمامی آں مردم با لشکر ایں فدوی بے تاخیر توانند گذشت و کنارِ دریا بجہت کمیٔ علف، مقام بسیار نمی تواں کرد۔ بنا براں قرار دادہ کہ چندروز در نوشہرہ و انگورہ توقف نماید اگر دریں ضمن شدتِ آب فرو نشیند و پل بستہ شود فبہا و الا انشاء اللہ تعالیٰ بکشتی گذشتہ کوچ بکوچ عازمِ مقصد خواہد شد۔

آفتاب جہانتاب خلافت تابندہ بماناد۔

رقعۂ بستم

قبلہ وکعبہ حقیقی سلامت! از خوبیٔ ہوا و طراوتِ سبزہ و فراوانیٔ علف این سرِ منزلِ دلکشا چہ معروض دارد بسیار جائے بکیفیتے است معلوم نیست کہ دریں چند روز ہوائے پشاور بایں خوبی باشد، اگر حکم شود ایں مرید یک کروہ از انکورہ پیش رفتہ در موضع برین کہ بقدر سبزہ و علف دارد منزل گزیند و راتِ عالیات بایں سرزمین نزولِ اجلال فرمایند، دیگر ہر چہ بخاطرِ مقدس میرسد محض حکمت است۔

مرقوم قلم جواہر رقم شدہ کہ فرمان عالیشان بنامِ شایستہ خاں بصدور پیوستہ کہ راؤ کرن را در قلعۂ دولت آباد گذاشتہ خود بسرعتِ تمام بگجرات برود، و مردم آں مرید ہر چند زود تر بآنجا برسند بہتر است۔

رقعۂ بست و یکم

پیر دستگیر سلامت! از آنجا کہ راہ راستِ بادشاہی از پلانچہ تا سپری کتل و سنگ لاخ بسیار داشت و بہل وارا بصعوبت می گذشت، ایں مرید راہے دیگر کہ از پلانچہ بطرف دست راست جدا می شود و کتل سہل و سنگلاخ کمی دارد و بدیں طریق از دریائے زور نیائستے گذشت اختیار

نمودہ بآسانی عبور کرد، اگر یرلیغ گیتی مطاع شرفِ نفاذ یابد کہ فوجدار
نزور در جاری ساختن ایں راہ مساعیٔ جمیلہ بظہور رسانیدہ چندگاہ تھانہ
در اینجا مقرر کند موجب آسائش خلق اللہ خواہد بود، چہ در موسم برشگال
کہ راہ راست از طغیان دریا مسدود می شود، متردین محنتِ فراواں
می کشند و مسافتِ ہر دو طریق برابر است، ایں فدوی دریں راہ دو مکان
قابل احداث را بنظر آوردہ بعد از انکہ حسب الحکم الارفع راہ جاری شود،
سراہا نیز بزودی عمارت خواہد یافت۔

قیام نہ ماہہٗ بُرہانپور

رقعۂ بست و دوم

قبلۂ حاجات و کعبۂ مرادات سلامت! پیش ازیں شنیدہ شد کہ
بندوبستِ بکلانہ خوب شدہ، دریں ولا کہ ایں مرید بہ برہانپور رسید خلاف
انچہ مسموع بود بظہور پیوست، واقعہ نویس معزول بندرِ سورت کہ روانۂ
درگاہ جہان پناہ است، شاید بوسیلۂ ایستادہائے پایہ سریر خلافت مصیر
حقیقت را بمسامع جاہ و جلال برساند، چوں بجہتِ ضبط بکلانہ کہ بعد سید
عبدالوہاب خوب بعمل نیامدہ، جمعے را از حضور خود جدا نمودہ باید فرستاد

وسوائے حاصل آں ولایت کہ از زبونی عمل نسبت بگذشتہ بسیار کم است مبلغ کلی خرچ بایستے نمود تا بندوبست خاطر خواہ شود و پرداخت صوبجات دکن کہ از نسق افتادہ ضرور است، و برائے سرانجام خدماتے کہ دریں صوبجات رومی دہد جمعے لائق در حضور ایں فدوی در کار، و کیفیت ویرانی و بیرونقی آں باو سعتے کہ دارد براعلی حضرت نیکو روشن، بنا براں نظر بمقتضائے وقت نمودہ اسد اللہ ولد میر فضل اللہ را کہ بندہ و خانہ زادِ کار آمدنی است وظاہر شد کہ پیش ازیں در سلطان پور و ندر بار و چوتڑہ عمل بواقعی کردہ بود و بمنصبِ پانصدی ذات یکصد سوار دو اسپہ وسہ اسپہ سرافرازی داشت بخدمتِ فوجداری بگلانہ تعین ساخت و پانصدی ذات و ہشت صد سوار دو اسپہ وسہ اسپہ بشرط ایں خدمت بر منصبِ او افزودہ، از اصل و اضافہ یکہزاری ذات و یکہزار سوار نہ صد سوار دو اسپہ وسہ اسپہ تجویز کردہ، و دو محال از محال قدیم او محال داشتہ تتمۂ طلب اصل و اضافہ را در بگلانہ تنخواہ نمود و از ملازمان خود سوائے جمعے کہ حسب الحکم الارفع در بعضِ قلاع اند کماں بود، و مردم دیگر را بحضور طلبید۔

رقعۂ بست و سوم

مرشد حقیقی سلامت! عبد الرحیم گرز بردار کہ از پیشگاہِ خلافت بجہت

ابتیاع اسپان عربی بسورت تعین شده بود دریں هنگام بافرستادهٔ حاکمِ قطیف به برهان پور رسیده، روانه حضور پرنور گشت از جمله پانزده اسپ سوائے اسپان پیشکشِ حاکم مذکور که همراه او بود - اسپ طرق هشت ساله عراقی است که بهائے آں مشخص نشده است اصیل کلاں بسیار خوبیت اگر عقبِ او موافق پیش می اُفتاد خیلے پسند طبعِ اقدس می شد، آئینه خوبی دارد، شائستهٔ سواریٔ خاصه است، واسپ نیله سرجنگ چارساله که ناخدائے جهاز گنجاور در بندر مخا بدو هزار روپیه خریده، عربی بسیار جلد اصیل سربلند میانه است ترقی بسیار خواهد کرد، بالفعل هم بآنکه لاغر است وبکمال نه رسیده به پنج شش هزار روپیه می ارزد -

رقعهٔ بست وچهارم

قبلهٔ حاجات وکعبه مراداتِ جهانیاں سلامت! انچه بخاطرِ اقدس رسیده صواب است، اما ایں مرید درصدد همان عرضداشت کم حاصلی وزیادتی خرچ بکلانه نگاشته اظهار تفویض آں یکے از بندهائے بادشاهی نموده ونظر بآنکه عمر بافغان برائے همیں خدمت از منصب سه صدی یکصد سوار بهزاری هزار سوار دواسپه وسه اسپه سرفراز شد اضافهٔ اسدالله را که سیّد وخانه زادِ کار آمدنی است واصل منصبِ او پانصدی ویکصد سوار

دو اسپہ و سہ اسپہ است تجویز کردہ و چوں اکثر جاگیر اصل و اضافۂ اورا ہمانجا دادہ التماس عوضِ محال ننمودہ، ایں معنی را متضمن کفایت سرکارِ گردوں مدار دانستہ، معروض داشتہ بود اگر پایۂ قبول یابد فبہا و الا تنخواہ اضافہ را از بکلانہ کہ تفضّلِ آنحضرت است باو خواہد داد۔

یرلیغ گیتی مطاع عز صدور یافتہ کہ چوں از عرضداشت آں مرید واضح گشت کہ نہ از عمر ترین بکلانہ بواقعی می شد و نہ از جمعے کہ ایں مرید تعین ساختہ بود لہذا حکم می شود کہ اورا بدرگاہِ خلافت دستوری دہد۔

رقعۂ بست و پنجم

پیر دستگیر سلامت! عیوب بندہ سراسر تقصیر زیادہ از آن است کہ تواں شمرد، چنانچہ سابقاً مکرر اظہار آن کردہ بہ برکت ارشاد مرشد حقیقی توفیق اصلاح آں رفیق باد، اما بحمد اللہ تعالیٰ کہ باینہمہ عیب ہیچگاہ مصدر امریکہ خلافِ مرضئ خدا و سایۂ خدا بودہ باشد، نگشتہ با احدے در مقام بدی و بداندیشی نبودہ و نیست۔

مقدمہ کہ دریں ولا بمسامع جاہ و جلال رسیدہ محض خلاف است حقیقت آں از نشاءے کہ پیش ازیں بوکیل دربار معلّٰی در جواب حسب الحکمے کہ او نوشتہ بود، مرسول گشتہ، بعرضِ اقدس رسیدہ باشد ایں مرید چنیں

سلوک را با سائر الناس مذموم میدانند تا باین قسم جا ہا چہ رسد۔
بر خاطر ملکوت ناظر ہویدا است کہ دفع تقدیرات ایزد جہاں آفرین
مقدورِ بشر نیست و ہر چہ سرنوشت است البتہ می رسد انچہ بر آدمی
دارد میشود از مکروہ و مرغوب بگذرد۔

رقعۂ بست و ششم

زمین خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و مراسم ارادت و بندگی بجا آوردہ
بعرض مقدس میرساند کہ حقیقت تصدق شدنِ عرب خاں از روزنامچۂ
وقائع بمسامع جاہ و جلال رسیدہ باشد چوں قلعۂ فتح آباد سرحد است و
بودن یکے از بندہاے معتمد در آنجا لازم بنا براں ایں فدوی میر خلیل را
کہ خانہ زاد کار طلب خوش سلوک است و خدمت توپخانہ را خوب کردہ
بود بداں صوب دستوری داد کہ بسرعت خود را بآنجا رسانیدہ بلوازم
خدمتِ مرجوعہ بپردازد۔ پانصدی ذات و دویست سوار برادرِ وے
و شش صد سوار دو اسپہ سہ اسپہ بر اصل منصب او کہ ہزار و پانصدی
ذات ہشتصد سوار بودہ۔ افزودہ منصب او را از اصل و اضافہ دو ہزاری
ذات یکہزار سوار ششصد سوار دو اسپہ و سہ اسپہ بشرط قلعہ داریٔ فتح آباد
تجویز نمود، و سواے پرگنہ دریاپور کہ بہ ہفتاد لک دام بجاگیر او است دا

حسن سلوکِ خویش در دو سال نسبت بسالے کہ تنخواہ او شدہ، زیادہ برده باں زود آباد ساختہ حویلی فتح آباد راکہ ہشتاد و ہشت لک دام جمع داشت سہ لک دام تخفیف دادہ، ہشتاد و پنج لک از انتقال عرب خاں باو تنخواہ کرد۔ اگر در قلاع سرحد ایں قسم بندہائے سربراہ با وقوف باشند، موجب اطمینانِ خاطر است از فیوضات عامئہ اعلیٰ حضرت اگر بعنایتِ خطاب سرفرازی یابد بکمال ذرّہ پروری و خانہ زاد نوازی است،

از آنجاکہ ہوشدار پسرِ ملتفت خاں خانہ زادِ قابل تربیت و بندہ فہمیدہ بسیار خوبی است اورا بداروغگیٔ توپخانہ مقرر نمودہ، چوں مدتے است اضافہ نیافتہ دو صدی ذات و یکصد سوار بشرط ایں خدمت بر منصبِ او افزود کہ از اصل و اضافہ بمنصبِ نہ صدی ذات و چہار صد سوار سرفراز باشد۔

آفتاب عالمتاب خلافت از مطلعِ عظمت تاباں بماناد۔

رقعۂ بست و ہفتم

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بہ لبِ ادب بوسیدہ ذرّہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ دو منشور لامع النور سعادت گنجور نخستین مزین بخط قدسی نمط و دومیں سراسر مرقوم بقلم جواہر رقم با خلعت

سراپا مکرمت و عنایت متواتر پرتو ورود انداخته تارکِ افتخار ایں فدوی
را باوجِ فلکِ دوّار رسانیده تسلیمات مریدی و آداب بندگی بجا آورده
سربلند و سرفراز گشت، و بر احکام مطاعه آگہی یافت، انشاءاللہ تعالیٰ
درہر باب مطابقِ یرلیغ مقدس بعمل خواہد آمد شکرِ عنایات کہ از مکمنِ
ذرہ پروری بظہور پیوستہ چگونہ او را تواند نمود، حق جلّ شانہٗ سایہ بلند
پایہ اعلیٰ حضرت را بر مفارقِ مریداں ابدالدہر مبسوط داراد۔
در باب جواہر شائستۂ بلند اقدس، حسب الحکم الارفع بقطب الملک
قدغن شد کہ بموجبِ نوشتۂ خان سعادت نشان عمل نمودہ تساہل نورزد
مرشد قلی خاں را کہ بمقتضاے بندہ نوازی از پیشگاہ کرم پایۂ اعتبار او
بعنایاتِ خطاب خانی برتری گرفتہ او را ازیں مضمونِ حکم لازم الاتباع
اطّلاع دادہ، تاکید نمود کہ در بالائے گھات عمل بتائی جاری ساختہ
نوعے چند بکار برد کہ موردِ تحسین و آفریں گردد۔ و بملتفت خاں کہ بمحض
تفضل بعطیہ علم مباہات اندوختہ نیز برائے اجرائے عمل بتائی در
محال پایاں گھات کہ بسیار عمدہ و کدطلب است حکم رسانیدہ آنچہ دریں
باب بخاطرِ او رسیدہ از عرضداشت او مذکور قدسی انجمن خواہد گردید، ملتمس
ایں مرید را کہ در بارۂ مفتخر خاں نمودہ بود، درجۂ قبول بخشیدن سبب ازدیاد
سرفرازئ ایں ازارادت آئین گشت، ایزد متعال فراواں سال گشت

آمالِ عالمیاں را از سحاب مراحم قبلۂ جہانیاں سرسبز داراد ۔
حکم شدہ کہ آں مرید بایستے اورا نزدِ خود نگاہ داشتہ ترتیب می نمودہ شاہ بیگ خاں راکہ در اورنگ آباد بیکار است بفتح آباد می فرستاد ۔

قیام دولت آباد

رقعۂ بست و ہشتم

قبلہ و کعبہ دو جہانی ایں مرید سلامت ! چوں قبل ازیں حقیقت ضعف بصر و پیری و ناتوانی اوزبک خاں بعرض اقدس رسیدہ حکم شدہ بود کہ ایں مرید اورا پیش خود طلب داشتہ ملاحظۂ احوال او نماید، لہذا موی الیہ را طلبیدہ انچہ از احوال او مشاہدہ نمودہ بواقعہ نویس گفت کہ بے کم و زیادہ داخل واقعہ سازد، واز آنجا کہ حکمے در باب او نافذ نہ گشت و خالی گذاشتن قلعہ سرحد مناسب نمی نمود تا رسیدنِ حکم ارفع باز اورا بقلعۂ او فرستاد، دریں ایام کہ از نوشتہ واقعہ نویس آنجا بوضوح پیوست کہ بعض امور منافی قلعہ داری ازو بوقوع می آید بصفی خاں گفتہ شد کہ مکتوبے مشتمل بر نصیحت و تاکید باو بنویسد تا بیشتر بمراسم حزم و احتیاط

بپردازد، و او در جواب اظہار استغفار از خدمتِ وجاگیر کردہ چنانچہ
مفصلاً از واقعہ بعرض اقدس خواہد رسید و نیز جمعے کثیر از رعایاے جاگیر
از دست جور و تعدیٔ او داد خواہ شدند، اگر حکم شود خواجہ برخوردار
را کہ بندہ اعتمادی و کار آمدنی است وبمنصب یکہزار و پانصدی ذات
وسوار سرفرازی دارد، پانصدی ذات وسوار بشرطِ قلعہ داری او سہ
اضافہ نمودہ ومحال وتیول او زباب خاں را بجاگیر او مقرر داشتہ بمحافظتِ
آں قلعہ تعین کنند، دیگر ہرچہ بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو اندازد محض صواب
خواہد بود۔

آفتاب عالمتاب خلافت تا قیام قیامت از مطلع سلطنت تاباں
بماناد۔

رقعۂ بست ونہم

خانہ زاد عقیدت نہاد زمینِ خدمت بلب ادب بوسیدہ وآداب بندگی
وخانہ زادی بجا آوردہ ذرّہ آسا بموقف عرض اقدسِ اعلیٰ میرساند
کہ ایں خانہ زاد فدوی کہ صورتِ ارادۂ او در مرأت ضمیر منیر اعلیٰ حضرت
پرتو انداختہ وبمقتضائے ذرّہ پروری حکم طلب او بدرگاہ جہاں پناہ صادر
گشت، ازیں مژدۂ سعادت افزا نوید دولت بیرا تارک افتخار
باوج فلک دوّار رسانیدہ واز بختِ خویش منت پذیر شدہ شبِ شنبہ

داد از دہم ماہ ذی الحجہ بقصد استلام عتبۂ خلافت کہ مہبین آرزوے ناموران شش جہت است، ایں مرید اخلاص سرشت اعلیٰ حضرت رخصت شد و روز مبارکِ دوشنبہ چہاردم کوچ کردہ حسب الحکم الاالٰہ فع براہ مندسور روانہ بارگاہ معلّٰی گردید از آنجاکہ اشتیاق دریافت شرفِ آستاں بوسِ والا کہ منتہاے مقاصد سعادتمنداں است، بریں خانہ زاد کہ از دیر باز امیدوار حصول ایں دولتِ عظمیٰ و موہبت کبریٰ بودہ مستولی است، انشاءاللہ تعالیٰ بسرعت طے مسافت نمودہ، بادراک عز زمین بوسِ مقدس خواہد شتافت امید کہ حق جل شانہ عنقریب دیدۂ مراد ایں خانہ زاد مہجور محروم را از طوطیاے تراب اقدام مبارک نور تازہ و ضیاے بے اندازہ کرامت فرماید، زیادہ جرأت حد خود ندیدہ بدعا ختم نمود۔

آفتابِ عالمتاب خلافت و جہانبانی از اُفق حشمت و کشورستانی جاوداں تاباں بماناد۔

فتوحات ریاستہاے ہمسایہ

(دیوگڈھ)

رقعۂ سی ام

قبلۂ حاجات عالمیاں سلامت! از آں جاکہ در بالاے گھاٹ

در آغاز ہنگام نسق خریف بارانی نشدہ پس ازاں باوجود آنکہ وقت گشت وکار خریف پیشتر گذشتہ بود، چوں شانزدہ روز متصل بارید ومزارعان را فرصتِ تخم ریزی دست نداد برابراں امسال در اکثر محال گھات مزروعاتِ خریفی نشد، چوں دریں ولا از چہار دہم شہر حال بمحضِ فضل الٰہی در حوالیِ دولت آباد باز باراں شروع نمودہ تا امروز کہ بستم ماہ است۔ بارش خاطر خواہ میشود، امید است کہ فصل ربیع موافق مدعا نسق یافتہ، جزِ نقصانِ خریف نماید، در بیجاپور تا حال اثرے از باراں پدید نیست، دوراں مرزبوم نسبت بسابقِ غلائے بہم رسیدہ، آفتابِ عالمتابِ خلافت وکشورکشائی ابدالدہر بر مفارقِ جہانیاں تاباں بماناد۔

رقعہ سی ویکم

قبلہ وکعبۂ دوجہانی سلامت! ہادی داد خاں ہر چند بندۂ کار آمدنی جمعیت دار است، اما چوں دریں مدت بچنیں خدمتے نپرداختہ وشاید کہ ازیں رہ گذر بعض بندہائے بارگاہ خلافت، دل نہادِ ہمراہی او نکردند ونفاق وناسازی کہ باعث برہم زدگیٔ کار است، میانِ آنہا بہم رسد، وباوجود آں بحسب تدبیر نیز چناں نیکو می نماید کہ

عساکر منصورہ از دوراہ بآں ولایت درآیند، بنابراں بخاطرِ قاصر این مرید رسیدہ کہ نصفِ جمعیتِ این صوبہ با خان مومی الیہ و نصف دیگر با مرزا خاں کہ بسببِ انتساب مشارٌ الیہ با امرائے عظام ہیچ کس از رفاقتِ او سر باز نخواہد زد، مقرر گردد و تا بنیان این فدوی نیز بسر کردگیٔ محمد طاہر یا دیگرے از معتمدان یا مرزا خاں رفیق باشند۔

دریں ولا حسب الحکم الاقدس فیلانِ فرستادۂ قطب الملک را مصحوبِ بدیع الزمان ملازم سرکارِ گردوں مدار کہ دریں چندگاہ بدارو غگی فیلان مذکور مقرر بود، بدرگاہ معلّٰی روانہ نمود اگر بخت او یاوری کند و فیلان را آسودہ داشتہ از نظر انور اطہر بگذارند باعث مجری خدمتِ او خواہد شد، زیادہ جرأت از حد ادب دور است۔

عرضداشتے کہ بتازگی از میر محمد سعید رسیدہ بود، ترجمہ آں را بحضور پر نور ارسال داشت۔

آفتابِ عالمتاب خلافت و کشور کشائی از افق سلطنت و فرمانروائی تاباں بماناد۔

رقعۂ سی و دوم

پیر دستگیر سلامت! از آنجا کہ زمین دار جوار دریں ولا قدم از جادۂ صواب بیروں کشیدہ مرتکب اعمال نکوہیدہ می گردد، با آنکہ پیشکشے بجہت

سرکار معلی بر و مقرر نیست، در تقدیم خدمات مرجوعہ بادشاہی نیز تہاون و تعلل روا می دارد، تنبیہ ایں چنیں کوتہ اندیشاں برائے عبرت دیگراں لازم است کہ راؤ کرن کہ خانہ زاد کار طلب درگاہ والا است تعہدے نماید کہ اگر ولایت جوار بانعام یا در تنخواہ اضافہ او از پیش گاہ اعلیٰ عنایت شود، پنجاہ ہزار روپیہ برسم پیشکش بخزانۂ عامرہ رسانیدہ و جمعیت خویش ہند و بست آن سرزمین بواقعی کردہ آن ولایت را داخلِ ممالک محروسہ خواہد ساخت بنابراں ایں مرید امیدوار است کہ ہرچہ دریں باب بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو صواب اندازد بارشاد آں سرفرازی یابد۔
ظلّ ظلیل خلافت برمفارق کافہ برایا ابدالتظلیل بماناد۔

جنگ با گلکندہ

رقعۂ سی و سوم

پیر دستگیر مرشد صافی ضمیر سلامت! کیفیت وسعت آبادی مملکت قطب الملک کہ مشتمل است بر چندیں معادن از الماس و بلور وغیرہا بر اعلیٰ حضرت پوشیدہ نیست، دریں وقت کہ او قدر عنایات تفضلاتے کہ از پیشگاہِ خلافت دربارۂ او مبذول گردیدہ ندانستہ و حقوق نعمت را بعقوق بدل کردہ از شاہ راہ طاعت انحراف جستہ و میر جملہ ازاں طرف با جمعیتے شائستہ و توپخانہ

لائق و فیلان بسیار می آید اگر ایں چنیں وقتا بوکہ پس از مدتے بدست افتادہ
وشاید دیگر میسر نشود از دست نرود عین صلاح است۔

بر تقدیرے کہ راہ عرض والتماس مہم سازئی دنیاداراں کہ عرائض
بدرگاہ والاجاہ فرستادہ تعہد پیشکشہائے گرامیہ خواہند نمود مسدود گردد۔
و دیگر از طرفے دریں مہم دخیل نشود، بتوفیق ایزدی وتوجہ پیر و مرشد حقیقی
باسہل وجہے آں مملکت باآنچہ میر جملہ از ولایت کرناٹک گرفتہ وکمتر از
ملک گلکنڈہ نیست بانفائس ونوادر موفور از جواہر واقیال وخزائن ودفائن
نامحصور ومعادن وبنادر بسیار بحوزۂ تصرف بندہائے درگاہ سلاطین پناہ
در آمدہ، فتح نمایاں کہ مورث منافع دنیوی واخروی است نصیب اولیاے
دولت ابدپیوند گشت دیگر ہرچہ رائے جہان کشائے عالم آرائے اقتضاء
فرماید، محض صواب است۔

رقعۂ سی و چہارم

پیر دستگیر سلامت! دریں ولا از عریضۂ حاجب مقیمئ بیجاپور بوضوح
پیوست کہ عادل خاں اگرچہ بحسب ظاہر چناں وامی نماید کہ اورا باامداد
واعانت قطب الملک کارے نیست لیکن پنہانی در مقام تہیہ اسباب
کمک در آمدہ مردم خود را بسرحدہا تعیین ساختہ وجمعیت را از جابجا طلبیدہ

در استحکام برج وبارہ قلعہ بیجاپور وسائر قلاعِ متعلقہ خود وسرانجام توپخانہ بجداست وخان محمد غلام سرلشکرِ او کہ در ولایت کرناٹک می بود از آنجا آمدہ باو ملحق شدہ درپے جمعِ سپاہ است ومدار کار بر دوروی ونفاق گماشتہ آنچہ برزبان او می گذرد، دلش را از آں خبرے نیست، امید از کرمِ ایزد متعال جل شانہ چنان است کہ ایں حق ناشناسان ناسپاس کہ سر از اطاعت وامتثال حکمِ معلیٰ پیچیدہ اند از گرانیٔ خواب غرور وپندار بیدار شدہ، بپاداش اعمال خویش گرفتار آیند کہ من بعد احدے را مجالِ اندیشۂ ارتکاب خلاف فرمان نماند۔

ظلِّ ظلیلِ خلافت وجہانبانیٔ ابد التظلیل بماناد۔

رقعہ سی وپنجم

پیر دستگیر سلامت! ایں مرید از خوبہائے ایں سرزمین ووفور آب وآبادانی وکیفیت ہوائے نشاط افزا وکثرت مزروعات کہ در اثنائے طے مراحل مشاہدہ نمودہ چہ عرض کند، از آں روز کہ داخل سرحد شدہ در ہر منزلے چندیں تالاب کلاں وچشمہائے خوشگوار وآب ہائے رواں ومواضعِ وقریاتِ معمورہ کہ بسیارے از مزرعہائے آبادہر یکے از آں متعلق است بنظر در آمد، اگرچہ رعایا بگفتۂ قطب الملک ترک اوطان

مالوفہ گفتہ فرار نمودہ اند، لیکن یک قطعۂ زمین بے مزروع نیست، ہرگاہ ایں قسم ولایت زرخیز کہ در اکثر ممالک محروسۂ بادشاہی نظیر ندارد، بے شریک وسہیم بدست ایں چنیں کافر نعمتے حق ناسپاس افتادہ باشد، نخوت و غرور او بجاست، سبحان اللہ۔

رضواں کدہ چنیں برومند | ماندہ بکف زیانے چند

ایں فدوی بقدر مقدور باستمالت رعایائے مواضع سر راہ کہ رجوع می آورند پرداختہ و جابجا تھانہا گذاشتہ پیش می رود، بعد از وصول بحیدرآباد بمقتضائے مصلحت وقت عمل نمودہ انشاء اللہ تعالیٰ باقبالِ لایزال پیر و مرشدِ حقیقی سزائے تمرد وعصیاں و بے باکی وطغیاں نوعے در کنار او خواہد گذاشت کہ سایر زیادہ سران کوتہ اندیش از دور و نزدیک عبرت پذیر گردند، و غنائم موفورہ و نقود و اجناس نامحصورہ فتوح روزگار بندہائے درگاہ آسماں جاہ شود۔

رقعۂ سی و ششم

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! عادل خاں کہ دریں چند گاہ بیماری را بہانہ ساختہ از روئے کوتہ اندیشی بمراسمِ استقبال مناشیر مطاعہ نمی پرداخت باآنکہ دریں باب از پیش گاہِ خلافت حکمے باو صادر نشدہ بمحض تمارض

واغوائے مردم در تقدیم وظائف عبودیت واطاعت تہاون میورزید،
دریں مرتبہ نیز ارادہ نمودہ بود کہ مثلِ گذشتہ از دریافت ایں سعادت
محروم شود، و فرستادہائے بارگاہِ معلّیٰ را برخلاف قانون قدیم بدستور
جمعے کہ دریں ایام پیش ازینہا رفتہ بودند بخانۂ چاکران خود فرود آوردہ
آنہارا بفریب وفسون از راہ بردچنانچہ بمجرد استماعِ ورود فرمان
لازم الاذعان خود را مریض ورنجور قرار دادہ می خواست کہ مکروتزویر بامر اہم
استقبال نپردازد، بوسیلۂ تطمیع از کسب ایں شرف وعزت متقاعد گردد،
ولیکن چوں اعلیٰ حضرت از روئے کرامات حکم فرمودہ بودند کہ نام بردہا
باتفاق حاجب ایں مرید اورا بایصال عطائے پیش گاہ
خلافت سربلند سازند، ہرچند دست وپازد اندیشہ از قوت بفعل نیامد
وبعد از تعلّل بسیار وگفتگوئے بیشمار تا باغ افضل کہ از جائے بودن او
دو کروہ رسمی است و دربرابر تالاب شاہپور واقع شدہ باستقبال فرامین
شتافتہ بوصول منشور لامع النور عطیۂ بارانی سرفرازی اندوخت و ملازمان
درگاہ رابست روز بلطائف الحیل نگاہ داشتہ رخصت نمود، اگر بعد ازیں
نیز ہمین وتیرہ مقرر گردد تا موضع ارکہرہ کہ از قدیم برائے استقبالِ فرامین
تعین است بے توقف وتاخیر خواہد شتافت۔

محمد میرک و ابوطالب زیادہ انچہ حکم شدہ بود توقفے نکردہ مبلغ

معتمدبہ کہ عادل خاں بشرط عدم تکلیف استقبال برائے آنہا فرستادہ بود نگرفتند، دوپیدک کہ در وقت رخصت بآنہا می داد بجہت پاس حکم اقدس واپس دادند اگر دیگراں نیز کہ پیش ازیں بداں جا رفتہ بودند پاس خانہ زادی وبندگی درگاہ آسمان جاہ داشتہ توفیق امانت ودیانت می یافتند ادرا چہ قدرت وکدام یارا کہ ایں قسمِ سلوک ناشائستہ کہ حدّ امثال اونیست توانستے نمود ودر تقدیم وظائف عقیدت وبندگی کہ شرفِ روزگار ناموران آفاق است عذر بہانہ آوردہ۔

وجواب مطالبِ فرمان والاشان از عرضداشتِ اُو بعرض اقدس خواہد رسید وانگشتری یاقوتی کہ بہزار حزّ ثقل برسم پیش کش ارسال داشتہ وقیمت آنرا بپنجہزار ہون می گویند از نظر انور اطہر خواہد گذشت۔

ظلّ ظلیلِ خلافت وجہانبانی برمفارقِ اقاصی وادانی مبسوط بماناد۔

مکاتیب تہنیت وتبریک

رقعۂ سی وہفتم

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ وآدابِ تہنیت ومبارک باد بجا آوردہ ذرہ وار بموقفِ عرض اقدس میرساند کہ مطلع

انوار سعادت و کامرانی و مبداء آثار بہجت و شادمانی یعنی روز عالم افروز وزن مقدس قمری کہ ہنگام ظہور تباشیر صبحِ دولت و اقبال و زمان لمعانِ آفتاب عظمت و جلال است برذات قدسی صفات اعلیٰ حضرت کہ واسطۂ انتظام جہان و جہانیان بودہ و خواہد بود، مبارک و خجستہ باد و حق تعالےٰ میامنِ برکات ایں روز مسعود را سالہائے بسیار و قرنہائے بے شمار زینت افزائے مجامعِ النفس و آفاق دارد۔

خلاق جہاں زبہر سنجیدنِ شاہ — یک کفہ زمہر کرد یک کفہ زماہ
بر جیس ازیں شرف بخود می نازد — پاسنگِ ترازو شدہ با ظلّ اِلٰہ

امید کہ نیّرِ جہاں تابِ عمر ابد پیوند تا انقراضِ دوراں نور بخش و تاباں بماناد۔

رقعۂ سی و ہشتم

مرید اخلاص سرشت بعد تقدیم آدابِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت و صفائی طویت اولاً بقائے عمر و دولتِ ابد پیوند اعلیٰ حضرت کہ انتظام مہام کافۂ انام بداں منوط و مربوط است از بخشندۂ بے منّت جل شانہٗ مسئلت می نماید و ثانیاً باداۓ مراسمِ تہنیت پرداختہ و تسلیمات مبارک باد بجا آوردہ ذرہ صفت بعرضِ مقدسِ معلّٰی میرساند، المنۃ

للہ تعالیٰ و تقدس کہ دریں ہنگام سعادت فرجام صبح عالم آرائی اقبال و کامرانی از اُفقِ امید دمیدہ بتاشیرانِ ساحتِ زمین و زماں را منوّر ساخت آغاز قرن ثانی از جلوس جاوید طراز میمنت مانوسِ قبلہ و کعبۂ دو جہاں بفرخی و فرخندگی عرصۂ ربع مسکوں را زیب و زینت بخشید، اگر بندہا و مریدانِ حیات جاودانی بیابند و تمام عمر در شکر چنیں موہبتہ کبریٰ و عطیہ عظمیٰ کہ از درگاہ واہب العطایا نصیب ایں برگزیدۂ بارگاہِ کبریا گردیدہ صرف نمایند حقِ سپاس گذاری بجا نیاوردہ باشند، ایزد متعال ذاتِ والاصفاتِ قدسی سمات اعلیٰ حضرت را کہ مظہر اتم مکرمت و افضال است، فراواں سال سریر آرائے جاہ و جلال داشتہ عالمیاں را قرنہائے بیشمار از میامنِ وجود مسعود فائض الجودِ آنحضرت کامیاب و بہرہ مند گرداناد۔

رقعۂ سی و نہم

کمترینِ خانہ زادانِ دعاگو زمینِ عبودیت بلب ادب بوسیدہ و آداب بندگی و خانہ زادی بجا آوردہ ذرّہ وار بموقف عرض پرستان حریم اقدس و حطیم خلافت میرساند کہ طلوعِ صبحِ ہزاراں شرف و سعادت و سطوع اخترِ فراواں عزّت و کرامت یعنی آرائشِ وزنِ مقدسِ قمری کہ ابدالدّہر انجمن افروزِ مجامعِ انفس و آفاق و فروغ بخشِ بزم ہستی خواہد بود بذاتِ

اقدس قبلۂ جہان و جہانیان و کعبۂ عالم و عالمیان کہ از دیاد بقائے آں منتظم انتظام کارخانۂ ایجاد و موجبِ آسائشِ عباد است، مبارک و خجستہ باد، حق عزّ اسمہٗ ساکنانِ بسیط زمین را از برکاتِ ایں روز نشاطِ افروز بہرہ مند گردانیدہ، سایۂ خلافت پیرایۂ اعلیٰ حضرت تا انقراض زماں برمفارقِ خانہ زاداں مخلد و مبسوط داراد۔

علالت شاہجہان و جنگ برادراں

رقعۂ چہلم

مرید عقیدت سرشت کہ تمام ایام عمر خود را باآرزوے فدائے یک روزۂ حیات ابد قرینِ قبلہ و کعبہ دو جہانی می خواہد ہزار بار تصدق پیر و مرشد خویش شدہ ذرّہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ از استماع خبر عارضہ بمزاج وہاج قدسی امتزاجِ مبارک عارض شدہ بود انچہ بریں مرید فدوی گذشتہ برعالم السر والخفیات ظاہر است، از غایتِ کلفت و دل تنگی و وحشتِ سراسیمگی زندگانی "تلخ گشتہ"، جہان روشن در نظر تاریک شدہ بود، الحمد للہ تعالیٰ و تقدس درچنیں وقتیکہ سررشتۂ طاقت و شکیبائی از دست دادہ نمی دانست کہ چہ چارہ سازد ابواب عنایت و رحمت ایزدی بر روے روزگار عالمیاں مفتوح گردیدہ نوید صحت و استقامت

ذاتِ والاصفات کہ خلاصۂ او وارواکوان و واسطۂ انتظامِ مہامِ جہان و جہانیان است سامع افروز شد و انواعِ بہجت و سرور روے نمودہ، حزن و اندوہ رخت بربست ؎

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست　　　کہ ایں مژدہ آسائشِ جانِ ماست

حق جل شانہٗ سایۂ بلند پایہ عمر و دولتِ اعلیٰ حضرت را کہ آسائشِ عباد و آرائشِ بلاد و حیات و زندگانیِ مریدان و بندہا وابستہ بدان است، فراوان سال انجمن آرائے بزمِ سلطنت و اقبال داشتہ وجودِ فائض الجود قبلہ و کعبہ حقیقی را از عین الکمال عوارض و مکارہ صیانت کناد ؎

الٰہی در جہاں چندان بمانی　　　کہ بر خاکِ فلک تکبیر خوانی

رقعۂ چہل و یکم

قبلۂ دین و دنیا سلامت! چوں مکرر استماع یافت کہ ذاتِ ملکی صفات از تکسیر بدنی نہایت نقاہت و ضعف رسانیدہ و ہمین برادر متصدیِ امورِ سلطنت شدہ و اوامر احکام بادشاہی بدون عرضِ اقدس بطور خود سرانجام دادہ و ہیچ امرے باختیار والا نگذاشتہ، حتّٰی کہ خطاب خانی و منصبِ کلاں بہ نوکران خود میدہند، و در اکثر صوبجات و چکلہا پیشکارانِ دیوانیان و فوجداران و وقائع نگاران و دیگر اہل خدمت از جانب خود تعیین کردہ اند

وبرائے نامبود (برائے نام) راے رایان را در کچہری می نشانند والا تمام رتق وفتقِ معاملاتِ خالصہ و دیگر امورِ مالی و ملکی بعہدۂ اہتمام معین الدین خاں کہ الحال خطاب وزیر خاں یافتہ مقرر کردہ اند، وتعین ساختن افواج بر سرِ برادرِ والاقدر محمد شجاع بے صلاح آن قبلۂ جہاں وجہانیاں بوقوع آمدہ - ہرگاہ حال چنیں باشد مریدانِ خاص و فرزندان بااخلاص را لازم است کہ خار از میان برداشتہ بدریافت ملازمت قبلہ وکعبہ حقیقی سعادت دارین حاصل کنند ودریں وقت بخدمت فیض موہبت مستعد گردیدہ بموجب حکم قدسی در تمشیت وانتظام ممالکِ محروسہ کہ از بدپروازئ جہین برادر درہم خوردہ، سعی واجتہادے بکار برند، وہر کہ از بندہاے بادشاہی بمقتضائے حرام نمکی مصدر شوخی و بے اعتدالی گردیدہ وسزاے لائق در کنار او نہند' -

لہذا ایں فدوی عقیدت سرشت بعزم سرانجام مطالبِ معروضہ فی الصدور از مکان اقامتِ خود کوچ نمود، امید آن است کہ بعنایت الٰہی واقبال عدو مال حضرتِ شاہنشاہی باسرع اوقات کامیاب مافی الضمیر شود، زیادہ عرض گستاخی است -

رقعۂ چہل و دوم

للّٰہ الحمد والمنۃ کہ ایں نیاز مند درگاہ شاہنشاہِ بے مثال

و بے مانند از بدو اہتزاز رواحِ عقل و تمیز الی الآن باندازۂ امکان بشری و طاقتِ انسانی در تمہید قواعدِ ارادت و اعتقاد و تشیید مبانیٔ صدق و سداد خود را مقصر نساختہ در ضبط سر رشتۂ استرضائے خاطرِ ہمایوں کوشیدہ از صراطِ مستقیمِ عبودیت و جانفشانی انحراف جائز نداشتہ و لمی دارد و در راہ بندگی و عقیدت ثابت دم و راسخ قدم است۔

لیکن از ہمہ ظہور ایں مقدماتِ کہ بنا بر ارادتِ ازلی و مشیّت لم یزلی درمیان آمدہ بمقتضائے طبیعت بشری مغلوب واہمہ و ہراس گشتہ جرأت آں نماندہ کہ باطمینان قلب و جمعیت باطن عازم احراز سعادتِ حضور پُرنور تواند شد و الّا آرزوے خاطر فاتر ایں مستمند سراپا ارادت و اخلاص بہ نیلِ دولتِ استلامِ سدۂ سپہر احتشام زیادہ ازاں است کہ حوصلہ تقریر و تبیین آں را برتابد، و زبان ارادت از شکرانۂ عنایات سرشار و مراحم و اشفاقِ بے شمارِ اقدس قاصر اگر آئین مرید نوازی را مرعی فرمودہ حکم والا بشرف نفاذ رسانند کہ بعضے از مردم ایں مرید نخست بقلعہ باریافتہ بجائے جمعے از ملازمان سرکار عالم مدار کہ بمحافظت دروب و مداخلت مامور اند، قرار گیرند و از پیشگاہ عنایت خسروانی بجراستِ ابواب قلعہ امتیاز و اختصاص یابند، ایں فدوی جانباز بجمعِ خاطر و سکون باطنِ و اطمینان دل بحضورِ اقدس رسیدہ سعادتِ زمین بوسِ اشرف حاصل نماید، و

زبانِ عقیدت بیان بعذرِ تقصیرات بکشاید، غایت مرید نوازی خواہد بود

رقعۂ چہل وسوم

بعد ادائے مراسم عقیدت بعرض اقدس واعلیٰ میرساند، والا فرمان عتاب آمیز کہ بہم شہرِ حال عزّ صدور یافتہ بود شرف وصول بخشید و آنچہ از قبائحِ اعمال ایں سراپا تقصیر مرقوم گردیدہ بوضوع انجامید۔ بررائے خورشید ضیا پوشیدہ نماند کہ ایں مرید ہیچ گاہ باظہارِ محاسنِ افعال خویش نہ پرداختہ ہموارہ بہ بدیہائے خود معترف بودہ وہست و ازاں زماں کہ بسنِ تمیز رسیدہ، در استرضائے خاطرِ ملکوت ناظر دقیقہ از دقائق جد وجہد فرو نہ گذاشتہ باآنکہ بتقریب بادشاہزادۂ کلاں کہ ہنرے جز خوش آمدِ ظاہری وچرب زبانی وخندۂ بسیار نداشت ودر خدمت ولی نعمت دلش بازبانِ موافق نبود، وازکردار ناقابل او چندیں ناشنیدہ انواع خفت می کشید، چنانچہ فرامین سابقہ بداں ناطق است، بایں اُمید کہ شاہدِ صدق عقیدت وبندگی را نتیجہ پدید آید اصلا از طریق اطاعت وانقیاد انحراف نورزیدہ بہمیں کہ اعلیٰ حضرت ایں مرید را العنوان رضاجوئی یاد میفرمودند، خرسند می بود، ہرگاہ درآں وقت اثرے برحسن اعتقاد وتحملِ آں زیادتیہائے بے وجہ مترتب نگشتہ حق از باطل جدا نشد وصفائی جوہر سوخ

عقیدت مستور ماندہ وسخن منافقانِ دور واز پیش رفتہ، موافق از منافق وراست از ناراست امتیاز نیافت واین مرید قابل اعتماد والتفات نگردید، اکنوں کہ مصدرِ گوناگوں گستاخی وبے ادبی شدہ پیداست کہ اعلحضرت چگونہ توقع نیکی ازیں گناہگار خواہند داشت وبر قول وفعل او چہ ساں اعتماد خواہند نمود۔

رقعۂ چہل وچہارم

بعد ادائے مراسم عقیدت واخلاص بعرض اشرف میرساند، قدسی صحیفہ کہ ہیژدہم شہر حال بخط مبارک مرقوم گردیدہ بود عزورود بخشید وانچہ بتقریب خواجہ وفا از روئے ملیش تمام نگارش یافتہ بوضوح انجامید۔

این گناہگار سراسر تقصیر نمی داند چہ چارہ سازد کہ از رہگذرِ این قسم امور معاتب نشود۔

ہرگاہ اعلیٰحضرت باآنکہ این مرید بکرات ومرات التماس نمودہ کہ راہ ارسال نوشتجات شور انگیز فتنہ افزا مسدود گردد، پرتوِ التفات براین معنی نینداختہ صریح فرمودہ باشند کہ اداین توقع را کہ از پسر خود باید داشت از ما نکند ومارا تکلیفِ ترک این شیوہ کہ امکان ندارد ننماید، چنانچہ نوشتہ کہ حوری خانم آوردہ بود، بدان ناطق است درین صورت

اگر بلوازم احتیاط پرداختہ اسباب فساد را برہم نزند و خواجہ سراہاے مفتن راکہ نوشتجاتِ غیر مکرر بوساطت آنہا بدر میرود، از حضور پُرنور دور ندارد چہ کند۔

کاش آں حضرت بریں مردم ترحم فرمودہ ایں شغل راکہ ما حصلش جز مزید کلفت و وحشت نیست، موقوف می داشتند و مصلحتِ کارِ مرعی می گشت تا بمقتضائے ضرورت بریں مرید اینہمہ اہتمام لازم نمی شد، و آزارے بآنہا نمی رسید، ع۔ اے وائے من و دست من و دامن خویش۔

علی ای حال از سرِ تقصیر خواجہ وفا گذشتہ او را پیش خود طلبیدہ است کہ مثل دیگراں خدمت می کردہ باشد، و در باب خواجہ محرم نوشت کہ کسے از رفتن بمحل مانع او نشود، امّا اگر او نیز در رنگ وفا بعمل آورد بروز او خواہد نشست، در جواب مقدمۂ تحویل ملبوس خاصہ قبل ازیں معروض داشتہ کہ بجاے معمور کہ تصدق شدہ، دیگرے تعیّن گردیدہ و پوشاکِ خاصہ بدستور سابق خواہد رسید۔

حق تعالی آنحضرت را بریں مرید کہ گناہے جز امتثال حکم قضا و قدر ازو سر نزدہ، مہربان گردانیدہ توفیقِ احرازِ مثوبات اخروی کرامت کناد۔



بنام ہمشیرۂ کلاں جہان آرا بیگم المخاطب بہ بیگم صاحب جیو

رقعۂ چہل و پنجم

خیر اندیش وفا کیش پس از گذارشِ مراسمِ اخلاص و یکجہتی معروض می دارد عنایت نامۂ التفات عنوان روز سہ شنبہ درعین انتظار پرتوِ ورود انداختہ، نشاط افزائے خاطر آرزو متد گشت وہنگامۂ شوق را گرم تر ساخت، از الم جدائی وسوز مفارقتِ دوری ضروری چہ نویسد و تا چند نویسد۔

زدیدہ دوری و از دل نمی روی بیروں
خدا بکس ننماید وصال ہجر آمیز

از عنایت میوہ خوش وقت گشتہ، تسلیمات بجا آورد درچنیں صحراہا، میوہ بسیار غنیمت است امید کہ ہمیں وتیرہ یاد فرمودہ توجہ گرامی دریغ ندارند و باظہار مہربانیہا امتیاز می بخشیدہ باشد۔

واقعۂ بدیع الزماں عبرت بخش است، بیچارہ عبث ضائع شد، فردا انشاء اللہ تعالیٰ حسب الحکم از ایں منزل کہ جائے بسیار نفیس دلنشین است کوچ نمودہ نزدیکِ آنک می رود، دریں مکان نزہت نشان اکثر ایں بیت بزبان می گذشت۔

ہر باغ کہ ہست بے درے نیست
صحرا تو خوشی کہ در ندارى

رقعۂ چہل و ششم

آفریدگار جہاں عزّ اسمہ، آں مشفقۂ مہربان را دریں حادثۂ عظیم صبر جمیل فرمودہ، اجر جزیل کرامت کناد، چہ نگاشتہ آید و کجا بنگارش گنجد، کہ ازیں قضیہ ناگزیر بر خاطر غمگین چہ می گذرد، قلم را چہ یارا کہ ازیں درد جگر گداز حرفے نگارد، و زبان را کجا طاقت کہ ازیں الم شکیب ربا بر گذارد، تصور غم و اندوہِ آں صاحبہ دلِ بیتاب را بیشتر بر وقت اضطراب می آرد، اما تقدیر ایزدی و قضائے آسمانی جز بے چارگی و تسلیم چارہ نیست کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلالِ و الاکرام، بہمہ حال ایں ہمہ درد شرمسار را بزودی انشاء اللہ تعالیٰ رسیدہ دانند، یقین کہ نسبت بہ تعزیت داران اعلیٰ حضرت خصوص اکبر آبادی محل تسلیہ کہ باید می کردہ باشند، مہربان من! چیزے کہ دریں وقت بکارِ آنحضرت می آید، رسانیدن ثواب تلاوت قرآن مجید و خیراتِ مستحقان است دریں باب نہایت سعی نمایند و ثواب آں را بروح مطہر آں حضرت ہدیہ بگذرانند و ایں گناہگار نیز دریں کار است، امید کہ شرف قبول یابد۔

بنام شاہزادۂ محمد شجاع بہادر

رقعۂ چہل و ہفتم

مخلص خیراندیش، ابعد از گذارش مراسم اخلاص معروض میدارد، که آنچه از روے صدقِ موالات ایں نیازمند را نظر باخبارے که مسموع شده بود بایستے بگرامی خدمت نوشت، قبل ازیں متواتر معروض داشته بود و هرچه دریں ولا ظاهر گردید، بریں منوال است که اعلیٰ حضرت فی الجمله صحتے یافته در فکر "عدو الله اند" و از آنجا که تاحالِ صورتِ عزم و ارادۂ آں مشفق مهربان معلوم نگشت، و جواب عرائض نرسیده و مجدداً از نوشتجات وکیل دربار سمت وضوح گرفت که چوں مذکور مونگیر درمیان است، ملحدزادۂ خود را باجے سنگھ وستر سال و دیگر مردم بصوبِ اله آباد و پٹنه تعین مینمایند، وصوبۂ گجرات را از برادر عزیز تغیر کرده کسے را که میخواهند داد بفرستند، و خبر است که مهابتخاں و قاسم خاں را باں طرف تعین میکنند بنابراں بتازگی متصدع میگردد که هرگاه کیفیتِ معاملات بریں نهج بوده باشد پیش نهاد خاطر چیست و تدبیر ایں کار که روے داده چه قسم اندیشیده اند و ایں نیازمند که بے صلاح و صواب دید ایشاں قدم پیش نمی تواند گذاشت چه باید کرد، بر تقدیرے که تغیر صوبۂ گجرات بوقوع نیاید، ملحدزادۂ کلاں باجسونت سنگھ

وجمعے کثیر کہ قرار دادہ اند، بمالوہ بیاید۔

وخود در ایام اشتداد مرض میفرمودند، کہ ہمیں میخواہیم کہ یک مرتبہ صحبت یافتہ خاطر خلقتِ محمود را از بندوبست ملک بہ واقعی جمع سازیم۔ تا معاملات بجاے کہ نباید، نہ رسید۔

مصلحت چیست، امید کہ ہرچہ زود تر جواب ایں مراتب را عنایت فرمودہ قلمی نمایند و از وجہ قصد و مافی الضمیر منیر آگہی بخشند۔ تا پیش از فوتِ فرصت وگذشتن وقت انچہ صلاح باشد بعمل آید۔

بنام بادشاہزادہ محمد مراد بخش

رقعۂ چہل و ہشتم

برادر عزیز بجان برابر، کامگار نامدار عالی مقدار من، از نخل حیات و زندگانی بہرہ مند و برخوردار بودہ مسرت قریں باشند دیر یست کہ مطالعۂ مفاوضاتِ مہر افزاے آں گرامی برادر بہجت بخش خاطرِ مشتاق نہ گردیدہ، موجب اں معلوم نشد، ما بعنایت الٰہی از فتح قلعۂ کلیانی واپرداختہ یازدہم ماہ محرم مکرم داخل ظفر آباد بید رشدیم و عنقریب مقدمۂ صلح را صورت دادہ عزیمت اورنگ آباد را مصمم خواہیم ساخت۔

معز اخبار دربار جہاں مدار نوعیکہ مذکور میشود یقین کہ از نوشتجاتِ

وکیل ہویدا اگردیدہ باشد، از آنجا کہ خاطر خواہانِ خبرِ خیریت اثرِ آں برادرِ عزیز بود، ایں توشتہ را مصحوبِ اللہ یار فرستادیم، جوابِ باصواب بزودی ارسال دارند۔

عزِ اشتیاقِ صحبتِ دانی مسرتِ کامگار افزوں تر از آن است کہ بتحریر درآید وحصولِ ایں امنیت برنہج مرغوب مطلوب، والسلام۔

مکاتیبِ شاہجہاں بادشاہ

بنام شہزادہ اورنگ زیب بہادر

رقعۂ چہل ونہم

دریں وقت چناں بموقفِ عرض واقفانِ محفلِ عزوجلال رسید کہ آں فرزندارجمند آں دو سید بیگناہ راکہ مصدر انواعِ خدماتِ شائستہ ومتصدیٔ صدورِ اقسامِ اعمالِ نیکو بندگی گشتہ بحکم کارفرمائیٔ عقلِ ادب آموز وخرد ہوش افزا اطاعتِ حکم بجا آوردہ، روے ارادت بجنابِ خلافت آوردہ، بودند، بتحریک واغوائے بعضے زیادہ سراں بتاراج نقد وجنس آنہا پرداختہ درقلعہ دولت آباد محبوس ساختہ، مقید ساختنِ کسانے کہ وجوبِ اطاعت خداوندگار خود را خیر وایمان وصدورِ مخالفتِ اوراالبغی وعصیان شمردہ درشاہراہِ اخلاص ثابت قدم ومستقیم باشند، از اخلاقِ پسندیدہ بغایت

دور نمود. خردمندِ سعادت بار آن است که عنان اختیار و خویشتن داری در جمیع احوال و اوقات خاصهٔ هنگامِ سلطان قوتِ قاهرهٔ غضبی از دست نه داده، مالکِ نفسِ خود تواند گشت، و تلخئ فروگذاشت باآں مایه مرارت در کام عفو از چاشنی شهد انتقام لذیز تر انگاشته مغلوب نفس امّارهٔ قهری نگردد. نکیف دریں حالت که صورت عذرے هم درمیان بود گنجائش آں داشت که معذرتِ آنها را خرد پسند انگاشته خرسندمی گشت، و بانعام نقد و جنس پایهٔ اعتبار آنها فزوده بکمال مهربانی رخصت می داد، نه آنکه بضبطِ اندوختهٔ سالهاے دراز آنها پرداخته حکم قید می فرمود اکنوں هم اگر عفو را بر انتقام سبقت داده وانز روے لطف مهراندوزی را بر کینه توزی برگزیند و براے توسلِ عفو و صفح اگر ایں فرمان را وسیلهٔ ایں کار و موجبِ رضامندئ طبعِ اشرف که وسیلهٔ رستگاری هر دو سرا است خواهد بود.



مکاتیب جہان آرا بیگم

بنام شاہزادۂ اورنگ زیب

رقعۂ پنجاہ ام

از آنجا کہ مرتبۂ ظلیت الٰہی نظر بعموم کائنات مقتضی پایۂ نگہبانی است بر بادشاہان عظیم الشان کہ متحملانِ بار امانتِ خلافت اند، لازم است کہ نسبت بکافۂ برایا و عامۂ رعایا کہ ہمہ رمۂ حضرتِ پروردگار اند، دقیقہ از دقائق مراعات و رعایتِ طرفِ حمایتِ ایشاں مہمل و معطل نگذاشتہ، درہمہ باب لوازم پاسبانی بجا آرند۔

الحمد للہ کہ اعلیٰ حضرت عموم اوقات فرخندہ ساعات شبان روزے را بعد از ادائے وظائفِ طاعات، باہتمام نظام ملک و ملت مصروف داشتہ، ہموارہ توجہ اشرف بمعموری و امنیت مملکت و رفاہیت خلائق مبذول دارند و از مبادیِ احوال فرخندہ فال تا حال پیوستہ بر وفق احکام کتاب و سنتِ حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اطاعتِ طاعتِ حضرت رب العزت پیشہ نمودہ شیوہ کہ شبیہ بل مشتبہ بہ بے روشی

دبے طریقی باشد از ہیچکس قبول ندارند۔ علی الخصوص از فرزندان سعادتمند کہ آراستۂ مزایائے ادب و اخلاق اند۔

دریں وقت کہ بسببِ وقوعِ ہرج و مرج کہ خاصیتِ ایامِ فترات وازلوازمِ ماہیتِ امثالِ ایں اوقات است انزیادہ سری فتنہ پرستان دہن وسستی بکشاد وبست امورِ ولایتِ نزدیک و دور راہ یافتہ، ضررکلّی عائدحال رعایا وضعفا گشتہ، تلافی و تدارک بے اندامیٔ اشرار نابکار وترمیم احوال دلخستگان وستمرسیدہا منظور فیض اثراست بگفتہ نافرمودگان روزگار کہ نہ عقل آزمون کار دارند، نہ خرد آموزگار مہیج فتنہ وفساد گشتن وارتکاب برافعالِ ناصواب نمودہ، درصددِ حرزجان و مال وناموس سپاہی ورعیت کہ ہمگی مسلمانانِ پاکیزہ اعتقاد صاف دین اند، درآمدن واز ملاحظۂ صواب دید۔ ہنگام وایام اغماضِ عین نمودہ، تجہیز جیوش وجنود وتسویہ صفوف مصاف با برادر کلاں وولیعہد بادشاہِ جہاں کہ درظاہروباطن مبارزت بقبلۂ کونین است پیش نہادِ ہمت ساختن، از آئین حق پرستی وخداشناسی ورسم وراہ سعادت کیشیٔ و دوراندیشی بسیار بعید است باید کہ آں برادر کامگار خود را الوادیٔ صدق ارادت وحسنِ اعتقاد نزدیک ساختہ وسرتاسر احکام راازتہ دل وجان بقبول تلقی نمودہ، دراظہار لوازمِ اخلاص وشرائطِ خلوص ویکرنگی الینادگی

نمایند، واز سوے وخامت بمقابلہ ولی نعمت وتقبل رسیدنِ مسلمانان در ایام فیض نظام رمضان الّذی انزل فیہ القرآن، احتراز واجب دانند، و در ہر مقام کہ رسیدہ باشند، توقف ورزیدہ بر مکنون ضمیر و مرکوزِ خاطرِ آگاہ سازند، کہ مطابقِ خواہشِ شریف حقیقت بعرضِ اشرف رسانیدہ جمیع امور ساختہ و پرداختہ آید۔

فرہنگ

رقعۂ اوّل

موقف = ٹھہرنے کی جگہ کھڑا ہونے کا مقام

ادراک = عقل۔ سمجھ۔ دریافت کرنا۔

استلام = چومنا۔ بوسہ دینا۔

عتبۂ معلیٰ = بزرگ چوکھٹ۔ برتر آستانہ

ربعِ مسکوں = زمین کا وہ چوتھائی حصّہ جس پر آبادی ہے۔ آبادی کا ۱/۴ حصّہ

شکیبائی = صبر۔ استقلال۔ ثابت قدمی۔

اقتدار = قابو۔ اختیار۔

لاجرم = بیشک۔ یقیناً۔

استفاضہ = فیض چاہنا بخشش طلب کرنا۔

صوری = ظاہری۔ علانیہ۔

معنوی = پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ باطن۔

بندوبست = انتظام۔ اہتمام۔ قاعدے

ملائکِ پاسباں = جس کی نگرانی فرشتے کرتے ہوں۔

احرام = اُس بغیر سلے ہوئے لباس کو کہتے ہیں جو حاجی زیارت کرتے وقت پہنتے ہیں لباس زیارت۔ درباری پوشاک۔

جہان مطاع = جس کی اطاعت تمام دنیا کرتی ہو۔

دارین۔ دونوں جہان۔ دُنیا و آخرت

مسعود۔ نیک۔ صالح۔

جبینِ اخلاص = سچی محبت سے بھری ہوئی پیشانی۔

رقعۂ دوم

متمردان = سرکش ۔ مغرور ۔ شریرالنفس۔
تادیب = ادب سکھانا ۔ تنبیہ کرنا ۔ سزا دینا
درینولا = ان دنوں ۔ ان ایام میں ۔ آجکل۔
مومی الیہ = مشارٌ الیہ جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔
اسمِ سامی = بزرگ نام۔
انقیاد = فرمانبرداری کرنا ۔ تابعداری کرنا۔
پیشکش = تحفہ ۔ ہدیہ ۔ نذر
عمدہ = مخصوص ۔ معتبر جس پر اعتبار کیا گیا ہو
مرز بوم = سرزمین ۔ خطہ ۔ ملک۔
اعیان = اراکین سلطنت ۔ دربار شاہی کے بڑے بڑے لوگ۔
سرحلقہ = سرگروہ ۔ سردار ۔ سپہ سالار۔
مفسدان = شریر ۔ فسادی لوگ۔
وصول = پہنچنا۔
نصرت اثر = فتح اور کامیابی کا اثر رکھنے والی۔
ایلغار = دشمن کی فوج پر حملہ آور ہونا ۔ دوڑنا۔
بُنگاہ = مکان ۔ گودام ۔ رسد خانہ۔
توابع = پیروکاران ۔ ساتھی ۔ مطیع لوگ
طعمہ = لذت ۔ خوراک۔
نصرت قریں = فتح سے وابستہ ۔ فتحمند
جہانبانی = حکمرانی ۔ بادشاہی ۔ فرمانروائی
اعلیحضرت خاقانی = شاہجہان بادشاہ
دست داد = حاصل ہوئی۔
صوب = طرف ۔ سمت ۔ جانب۔
مراجعت = لوٹنا ۔ واپس ہونا۔

رقعۂ سوم

جہانیاں = دنیا کے لوگ۔
استلام = چومنا ۔ بوسہ دینا۔
عتبہ = چوکھٹ ۔ آستانہ۔
علیّہ = بزرگ ۔ برتر ۔ عالی۔
مرید = معتقد ۔ شاگرد۔
مہجور = جُدا ۔ تنہا۔
موہبت عظمیٰ = بڑی بخشش ۔ بڑا عطیہ

مہام = مہم کی جمع مشکل کام - اہم معاملہ -
اہمال = سستی - تاخیر - تساہل -
ساعت مسعود = نیک گھڑی اچھا وقت -
انجم شناساں = منجم لوگ علم تارے کے ماہر فتحمند -

رقعۂ چہارم

متضمن = شامل ملا ہوا
سعادات دوجہانی = دونوں عالم (دنیا و آخرت) کی بھلائی -
چند گاہ = کئی بار - کئی مرتبہ -
عزّ صدور = صادر ہونے کی عزت آنے کا فخر -
ہنگام = وقت - ساعت -
نواحی = اطراف - ارد گرد -
تادیب = تنبیہہ - سزا -
جسارت = دلیری - جرأت -
تظلم = فریاد کرنا کسی کے ظلم سے آہ و نالہ کرنا -
اذوقہ = تھوڑی غذا - غذائے قلیل -
ظفر مساق = کامیابی کے ہانکنے کی جگہ -

آوان = اوقات - زمانہ - ایّام -
مناقشہ = جھگڑا - فتنہ - فساد -
قلاع = قلعہ کی جمع - قلعے -
انتزاع = چھین لینا - نکال لینا -
پیرامون = ارد گرد - آس پاس -
پندار = غرور - گھمنڈ -
مجدداً = از سر نو - پھر سے -
مذبورہ = بیان کیا ہوا - اوپر ذکر کیا ہوا - مذکور -
طغیان = حد سے بڑھنا ظلم - نافرمانی -
دود = دھواں -
جرائم = جرم کی جمع - خطائیں -
تقصیرات = تقصیر کی جمع - غلطیاں - گناہ - قصور -
استمالت = اپنی طرف مائل کرنا - دلجوئی کرنا -
یساق = امر عظیم - لڑائی کی تیاری - مہم - دربار -

رقعۂ پنجم

زمان محمود = نیک زمانہ ساعت سعید
جہاں مطاع = جس کی فرمانبرداری تمام دنیا کرتی ہو۔
عالم مطیع = جس کا تابعدار سارا جہان ہو
مصحوب = ہمسفر۔ ساتھی ہمراہ۔ رفیق
قراول = پیشرو فوج۔ فوج کے آگے آگے چلنے والا دستہ۔ ہراول۔
بالجزم = پختہ خیال۔ پکا ارادہ۔
حکم مجدد = نیا حکم۔ دوسرا حکم۔
ادبار = بدبختی۔ نحوست۔ پیٹھ پھیرنا۔
آوارۂ صحرائے ادبار سازند = انکی شرارتوں کی سزا بدبختی سے دیجائے یعنی تمام عطیات ضبط کر کے خوش قسمتی کو نحوست میں بدل دیں۔
نہضت = رحلت۔ کوچ کرنا۔
رایات = جھنڈے۔ نشانات۔ علم۔
مفارق = مفرق کی جمع۔ سر۔ مانگ
الہام غیبی = غیب کی باتیں۔ پوشیدہ باتوں کا دل میں پڑ جانا۔
ملکوت ناظر = فرشتوں کا دیکھنے والا عالم ملکوت کی خبر رکھنے والا۔
سرانجام = انجام۔ اختتام۔ نتیجہ۔
مہم = خاص کام۔ امر عظیم۔ اہم مسئلہ۔
واجب الاتباع = جس کی فرمانبرداری لازمی ہو۔
مواہب۔ موہبت کی جمع۔ بخشش عطیات۔
افضال الٰہی = خدا کی مہربانیاں۔ اللہ کی عنایات۔
نامتناہی = بے حد۔ لاانتہا۔
تعدّی = ظلم۔ ستم۔ جور۔ جفا۔
افترا = جھوٹا الزام۔ بہتان۔ تہمت
مسطور = لکھا ہوا۔ مذکور۔ اوپر ذکر کیا ہوا۔
متمردان = سرکش۔ مغرور۔ شریر لوگ
جور و تعدی = ظلم و ستم۔ جور و جفا
مرتکب = برے کام انجام دینے والا۔

قصور عمل میں لانے والا۔
تفاوت = فرق۔ اختلاف۔

رقعۂ ششم

پیرو مرشد حقیقی = اصلی رہنما یعنی شاہجہاں بادشاہ۔
مرید فدوی = ناچیز شاگرد۔ یعنی اورنگ زیب عالمگیر۔
تارک امتیاز = سرفرازی کا سر۔ یعنی عزّت و سربلندی۔
اوج عزّت = عزّت و حرمت کی بلندی
ضمیر = دل۔ قلب۔
خورشید نظر = سورج کی طرح روشن۔
ہویدا = ظاہر۔ کھلا ہوا۔
رضا جوئی = رضامندی چاہنا۔ خوشنودی ڈھونڈھنا۔
مرید نوازی = اپنے شاگرد یا معتقد کو سرفراز بنانا۔
فرمان معلّیٰ = بزرگ و برتر حکمنامہ
اشکال = مشکل کرنا۔ دقت۔ دشواری

تائیدات غیبی = خداوندی مدد۔ اللہ کا سہارا۔
پیرایہ سرخروئی = کامیابی کا زیور۔ فتحمندی
غنیم لئیم = منحوس دشمن۔
کوتہ اندیشاں = ناعاقبت اندیش۔ جن میں دور اندیشی کی استعداد نہ ہو۔ بیوقوف۔
بدکیش = لامذہب۔ رند۔ بے دین۔
متحصّنان = قلعہ میں پناہ لینے والے۔ قلعہ نشین۔
نصرت بخش حقیقی = اصلی فتح دینے والا یعنی خدا۔
محاصرہ = گھیر لینا۔ احاطہ کرنا۔ احاطہ۔
فراغ دل = پورا اطمینان۔ خوشحالی
شغل شگرف = عجیب و غریب کام حیرت انگیز مہم۔
فرمان واجب الاذعان = وہ حکم شاہی جس کی اتباع ضروری ہو۔
لائح = روشن۔ واضح۔ ظاہر۔

رقعۂ ہفتم

کونین = دونوں جہان ۔ دنیا و آخرت ۔
عزیمت = اِرادہ ۔ منشا ۔ خیال ۔
فرخندہ اثر = مبارک اثر رکھنے والا ۔
برکت سے پُر ۔ سراپا برکت ۔
جنب = پہلو ۔ کنارہ ۔
جہاں کشائے = دنیا کو فتح کرنے والی
کشور کشا ۔
والا ہمت = بلند مرتبہ ۔ عالی ہمت ۔
بلند حوصلہ ۔
ہموارہ = ہمیشہ ۔ سدا ۔
مصروف = مشغول ۔ کام میں لگا ہوا ۔
اعاظم = اعظم کی جمع ۔ بڑے لوگ ۔
بہت بڑے ۔
شاق = گراں ۔ سخت ۔ بھاری ۔ رنج ۔
نفس نفیس = عمدہ طبیعت ۔ بزرگ فطرت
نہضت = کوچ کرنا ۔ اُٹھنا ۔ اُٹھ کھڑا ہونا
ذات مقدس = بزرگ طبیعت ۔ پاک فطرت
مغتنم = غنیمت ۔ مفت نعمت ۔

کمر خدمتگاری = خدمت کرنے کی پیٹی ۔
یعنی خدمت کے لئے مستعد و آمادہ ۔
معمور = آباد ۔ زرخیز ۔
پرتو = عکس ۔ سایہ ۔ روشنی ۔
عین صواب = بالکل درست ۔
عز نفاذ یافتہ = جاری ہونے کی عزت
پائی ۔ یعنی جاری ہو گیا ۔
اردی بہشت ۔ ایک بہار کے مہینے کا نام
مساعدت = مدد ۔ موافقت ۔ تقاوی ۔
محض تفضل ۔ عین نوازش ۔ قطعی عنایت ۔
بتقدیم رساند = پیش کرے ۔
سعادت نشان = نیکبختی کی علامت والا ۔
سراپا بھلائی ۔ ہمہ تن نیکی ۔

رقعۂ ہشتم

کمترین مریداں = شاگردوں میں سب
سے کم رُتبہ ۔ معتقدوں میں سب سے
زیادہ ناچیز ۔
سرمایۂ حیات = زندگی کی پونجی ۔
جینے کا سامان ۔

ذرّہ مثال = ذرّہ کی طرح - ناچیز شے کے مانند -
مسامع = مسمع کی جمع - سُننے کا آلہ - کان -
جاہ وجلال = بزرگی - عزّت وحرمت - عالی رُتبہ -
سعادت عنوان = جس کا مضمون بھلائی ہو نیکی پر مشتمل -
مروارید = موتی - گوہر - گہر - لولو -
یساول = سپاہ کا سب سے آگے چلنے والا دستہ - ہراول - فوج کا حصّہ پیشیں -
شرف صدور یافتہ بود = اُترنے کی بزرگی پائی تھی - آیا تھا - پہنچا تھا - نازل ہو چکا تھا
پرتو ورود بخشید = اُترنے کی روشنی ڈالی - آیا - نازل ہوا -
تارک = سر -
مباہات = بزرگیاں - بڑائی - شان وشوکت
افتخار - بزرگی پانا - بڑائی کرنا - عزّت -
فلک الافلاک = آسمانوں کا آسمان - عرش اعظم -
بے غایت = بے انتہا - بے حد -
سرفراز = سربلند - عالی مرتبہ - بلند پایہ - اونچا مرتبہ - بڑا درجہ -
بر مفارقِ مریداں = شاگردوں یا معتقدوں کے سروں پر -
اخلاص سرشت = محبت کی خصلت رکھنے والا وہ شخص جس کی فطرت میں محبت کا مادہ ہو -
منشور = فرمان - شاہی حکم - حکمنامہ -
لامع النور = روشنی کو چمکانے والا - نور پھیلانے والا - نہایت روشن -
رایات عالمیات - بلند جھنڈے - عالیشان نشان -
سائر = تمام - سب -
بہمہ صفات آراستہ = تمام تعریفوں سے سجا ہوا -
نواحی = اطراف - اردگرد - آس پاس -
سراپا صفت = تعریف ہی تعریف - عین صفت -

ظفر قرین = کامیابی سے ملا ہوا۔ ہمہ تن فتح و نصرت۔

تعب = رنج۔ تکلیف۔ مصیبت۔

کاہ = گھاس۔ چارہ۔

رقعۂ نہم

سلک = لڑی۔ زنجیر۔ رشتہ۔

درگاہ سلاطین پناہ۔ ایسا دربار جہاں بڑے بڑے بادشاہ آکر پناہ لیں

بالفعل۔ عملاً۔ بظاہر۔

سر انجام = انتظام۔ اہتمام۔ اختتام۔ نتیجہ

مذکور = اوپر بیان کیا ہوا۔ مذکورہ بالا

تعہد = اقرار کرنا۔ وعدہ کر لینا۔

علف = گھاس۔ چارہ۔

اذوقہ تھوڑی غذا۔ قلیل خوراک۔

بعرض اشرف رسانیدہ باشد۔ حضور سے بیان کر چکا ہوگا۔

نصرت رہبر = فتح و نصرت کو راہ دکھانے والی۔ فتحمند۔

رہ گذر۔ راستہ۔ شاہراہ۔ چوراہہ۔

عسرت = تنگدستی۔ تنگ حالی۔ مفلسی

بر تقدیرے = اس حکم پر۔ اس ارادہ پر

لشکر ظفر اثر = فتحمند فوج۔

ملحق = ملا ہوا۔ شامل۔

ارفع = سب سے زیادہ بلند۔ سب سے اونچا۔

حسب الحکم الاقدس = پاک حکم کے مطابق حضور کے حکم کے موافق۔

فیروزی اثر = فتحمند۔ کامیاب

مسافت = فاصلہ۔ میدان۔

کروہ = کوس فرسنگ۔ دو میل۔

مامور گردد = حکم دیدیا جائے۔

افق حشمت = شان و شوکت۔ (کے آسمان) کا کنارہ۔

طالع = نکلنے والا۔ ظاہر ہونے والا۔

لامع = چمکنے والا۔ منور۔ روشن۔

رقعۂ دہم

جان نثار = جان فدا کرنے والے فدائی۔

نفس نفیس = عمدہ طبیعت۔ پاک فطرت

خورشید نظر = آفتاب کی طرح روشن
مَطْرَح = کسی چیز کے ڈالنے کی جگہ۔ شکاری کا کیسہ۔
مہبط = اُترنے کا مقام۔ نازل ہونے کی جگہ۔
انوارِ غیبی = غیب کی روشنیاں۔ خدا کے نور
دمار = ہلاکت۔ بربادی۔
اعلیٰ حضرت = سب سے بزرگ دربار والے یعنی شاہجہاں۔
ظلِ الٰہی = خدا کا سایہ۔ یعنی بادشاہ۔
عقلِ خداداد = اللہ کی دی ہوئی عقل۔ قدرتی دانائی۔
خردِ دوربین = دوراندیش عقل۔
ممالک آرائے = ملکوں کو آراستہ کرنے والی۔ خوش انتظام۔
اقتضا = خواہش۔ ارادہ۔
محض مصلحت = قطعی درست۔ بالکل ٹھیک
عینِ حکمت = نہایت عقلمندی۔ قطعی دانائی۔

پیش نہاد = دل کا ارادہ۔ منظورِ خاطر۔
معاند نابکار = نالائق دشمن۔ بدکار باغی
کرامت رقم = بزرگی کی عبارت لکھنے والا بزرگ۔
شق = کسی شے کا حصّہ۔ ٹکڑا۔ آدھا۔ نصف۔
صاحبِ تدبیر = خوش انتظام۔ عقلمند۔ منتظم۔
قبل نمودہ = مقابلہ کیا۔ توجہ کی۔ رُخ کیا۔ سامنا کیا۔
جان سپار = جان سونپنے والا۔ فداکار فدائی۔
ہمگی = سب کے سب۔ تمام۔ جملہ۔
راہِ درآمد = داخلہ کی راہ۔ اندر آنے کا راستہ۔
غنیمِ مقہور = قہر و غضب میں مبتلا دشمن۔
مسخر کنند = فتح کرلیں۔
مردانِ کار = تجربہ کار۔ پختہ کار۔ آزمودہ کار لوگ۔
پیشگاہ = صحنِ مکان۔ دربار۔ صدرِ مجلس۔

امتثال = حکم ماننا۔ تابعداری کرنا۔
اعقل = سب سے زیادہ عقلمند۔ نہایت عاقل۔
علم دوران = زمانہ میں سب سے زیادہ عالم۔
الیق = سب سے زیادہ قابل و لائق۔
انسب = سب سے زیادہ مناسب۔
المامور معذور = محکوم مجبور ہوا کرتا ہے۔
دریافت ناقص = خراب عقل۔ ناقص عقل۔

رقعۂ یازدہم

دو کروہی = دو کوس کی مسافت۔
مراسم ارادت = عقید تمندی کے قاعدے۔
معمور تر = زیادہ آباد۔
قلعچۂ گلین = کچا قلعہ۔ قلعۂ خام۔
باغیچۂ مختصرے = ایک چھوٹا سا باغ۔
سی نفر = تیس آدمی۔
برق انداز = ایک فوجی عہدہ جنگی منصب دار۔
رفعت اساس = بلندی کی بنیاد والا۔ نہایت بلند۔
زمین مسطح = ہموار زمین۔
منتہی میشود = ختم ہو جاتا ہے۔
شرقی و غربی = پورب اور پچھم والا۔
قُلّہ = پہاڑ کی چوٹی۔ سرا۔
سوالف ایام = گذشتہ ایام۔
برآمد = اوپر آنا۔ چڑھنا۔
فرود آمد = اُترنا۔ نیچے آنا۔
تردد = آمد و رفت کرنا۔ آنا جانا۔
عمارات سابقہ = پچھلی عمارتیں۔ پہلے والے مکانات۔
آبگیر۔ تالاب۔ چشمہ۔
برہم خوردہ = ویران۔ ٹوٹا پھوٹا۔
کمر کوہ = دامن پہاڑ۔
مرور ایام = زمانہ کا گذرنا۔
مرتفع = بلند۔ اونچا۔
متین = مضبوط۔ سنجیدہ۔

رقعۂ دوازدہم

معموری = آبادی۔ آباد کرنا۔
از گل تعمیر یافتہ = مٹی کا بنا ہوا ہے۔

عمارت کچّی ہے۔ خام عمارت ہے۔
بنا نہادہ = بنیاد ڈالی گئی۔ نیہہ قائم کی
ہوئی۔
تالاب کوچکے = ایک چھوٹا تالاب۔
جائے حاکم نشیں = صدر اخلاس کی جگہ۔
گل سُرخ = گلاب کا پھول۔
فراواں = بے حد۔ بے انتہا۔
فتاح علی الاطلاق = اسم صفت۔ خدا تعالےٰ
عزّ شانہٗ = اُس کی شان غالب ہے بڑی شان والا۔
ابواب = باب کی جمع۔ دروازے۔
فیروزی = فتحمندی۔ کامیابی۔
اولیاے دولت = سلطنت کے حکام۔
دربار کے وزرا۔
ابد پیوند = ہمیشہ قائم رہنے والی۔
جہانبانی = سلطنت۔ بادشاہت حکومت۔
کشورستانی = ملک گیری۔ ملک فتح کرنا۔

رقعۂ سیز دہم

مواہب = موہبت کی جمع۔ بخشش
عطیات۔

اعلیٰ حضرت = شاہجہاں بادشاہ۔
سائر مریدان = تمام معتقدین۔ سارے شاگرد
عہدہ = ذمّہ داری۔ فرض۔
عقیدت کیش = نہایت معتقد۔ مطیع شاگرد۔
صحیفہ = خط۔ کتاب۔ نامہ۔ رقعہ۔
خاطر مقدس = پاک و صاف دل۔
عنوان = سرنامہ۔ سرخی۔ دیباچہ۔ پیشانی۔
رضاجوئی = خوشنودی چاہنا۔ خوش کرنا۔
مثبت = نقش کرنا۔ لکھنا۔ تحریر۔ نقش۔
اجل = سب سے بڑی۔ سب سے بڑھکر
سب سے اہم۔
نعم = نعمت کی جمع۔
تفقدات = تفقد کی جمع۔ مہربانی۔
غمخواری۔ دلجوئی کرنا۔
تلطفات = تلطف کی جمع۔ مہربانی۔
نرم دلی۔
بیکراں = بے انتہا۔ بے حد۔
سابقہ خدمت = گزشتہ خدمت۔ پچھلی خدمت۔
ذرّہ پروری = غریبوں محتاجوں بیکسوں

کی پرورش کرنا۔
مبذول می شود = صرف کیجاتی ہے خرچ کیا جاتا ہے۔
منفعل = شرمندہ۔ نادم۔
الطاف = لطف کی جمع۔ مہربانیاں عنایات۔
اعطاف = عطف کی جمع۔ مہربانیاں۔
مرشد حقیقی = اصلی رہبر یعنی شاہجہاں۔
مبسوط = فراخ۔ پھیلا ہوا۔
خجلت = شرمندگی۔ ندامت۔
کیمیا اثر = کیمیا کا اثر رکھنے والی۔ نہایت فیاض۔ رحمدل۔ عزت بخشنے والی
سُرخ رو = شاد۔ کامیاب۔ فتحمند۔
شرف اندراج یافتہ = لکھا گیا۔ درج کر لیا گیا۔
صافی طویت = صاف دل۔ سچا ارادہ خالص نیت۔
انقیاد = اطاعت کرنا۔ فرمانبرداری کرنا حکم ماننا۔
قطع نمودہ = طے کر کے۔ ختم کر کے۔
ساعت مقرر = مقررہ وقت۔ عین وقت

گلبن مقصود = مراد کا پودا۔ ارادہ کے پھول کا درخت۔ عین مراد و تمنا۔
نسائم = نسیم کی جمع۔ ٹھنڈی ہوائیں۔
ابد اتصال = ہمیشگی سے ملا ہوا۔ ہمیشہ قائم رہنے والا۔
شاہد نصرت وظفر = فتح و کامیابی کا معشوق۔ عین کامیابی۔
گوہر بار = موتی برسانے والا۔
بایست = چاہیئے تھا۔ ضروری تھا۔

رقعۂ چہاردہم

ذرّہ صفت = ذرّہ کی طرح ناچیز بے حقیقت۔
پاس = پہر۔ حصّہ۔
تائیدات = تائید کی جمع۔ مدد کرنا۔ حمایت۔
بیزوال = ختم نہ ہونے والا۔ ہمیشہ قائم رہنے والا۔ جاودانی۔
غریب سانحہ روداد = عجیب واقعہ ہو گیا۔
نابکار = نکمّا۔ نالائق۔ شریر۔ دشمن۔
انبار خانہ باروت = بارود کا گودام

واکردہ = کھول کر۔
قسمت کنند = بانٹ دیں تقسیم کر دیں۔
تفنگچی = بندوقچی۔ بندوق چلانے والے۔
دست بکار نبردہ = کام نہیں شروع کیا تھا۔
قضارا = اتفاق سے۔ دفعتہً۔ ناگہاں۔ اچانک۔
حوالہا = گھیرا۔ گرداگرد۔ حلقے۔
گوگرد = گندھک۔ کبریت۔
متحصّنان = قلعہ نشین۔ قلعہ کے باشندے۔ اہل قلعہ۔
فرو نشاندن = بجھانا۔ فرو کرنا۔
باروت درگرفتہ = باروت میں لگ گئی
صدائے ہولناک = خوفناک آواز۔ ڈراونا دھماکا۔
بخاک تیرہ = کالی راکھ۔
ترکیدہ = پھٹ گئے شق ہو گئے۔ چور چور ہو گئے۔
پارچہائے سرب = سیسہ کے ٹکڑے۔
انبار خانہ = گودام۔ مال خانہ۔

سقا = بہشتی۔ پانی پلانے والا۔
بباد فنا رفت = مر گئے اور اُن کی خاک ہوا میں اُڑ گئی۔
روشناساں = ملاقاتی۔ پہچان کے لوگ
مشرف بر ہلاک است = فنا ہو چکے ہلاک ہو گئے۔ کام آ گئے۔
نیم سوختہ = آدھا جلے ہوئے نصف بھُنے ہوئے۔
جان می کنند = جان سے جا رہے ہیں، جان دے رہے ہیں۔
آرے = بیشک۔ ہاں۔ البتہ۔
مطالع = مطلع کی جمع۔ نکلنے کی جگہ۔
امثال ایں غرائب = اس طرح کے عجیب و غریب واقعات۔

رقعۂ پانزدہم

بے ہمال = بےمثل۔ بےنظیر۔ یکتا۔
روئے دادہ = ظاہر ہوا۔ پیدا ہو گیا۔
بیگ باشی = امیر الامرا۔ سپہ سالار۔
یوزباشی = حاکم۔ سو آدمی کا سردار۔

صاحب اہتمام = منیجر ۔ منتظم ۔ مدبر ۔

والیِ ایران = ایران کا گورنر ۔

بدکیش = بدذات ۔ شریر ۔ بے ایمان ۔

فتنہ سرشت = فسادی ۔ فطرتی بدمعاش ۔

نردمی باختند = جوا کھیل رہے تھے ۔

باد فنا برباد = جسم کو چور چور کر کے ہوا میں اُڑا دیا ۔

تفحص بسیار = بہت جستجو کرنا ۔ بےحد تلاش کرنا ۔

مذلّت = ذلّت ۔ توہین ۔ رسوائی ۔ بےعزّتی ۔

ادبار = نحوست ۔ بدقسمتی ۔ کم نصیبی ۔

غریو = فریاد ۔ شور ۔ واویلا ۔

نہاد = ذات ۔ طبیعت ۔ جان جسم ۔

مخذولان قلعہ = قلعہ کے ذلیل اور بے عزّت لوگ ۔

خفاجہ = بنی عامر کے ایک قبیلہ کا نام جو ڈاکہ مارتے تھے ۔

(امور کے رکن اعلیٰ)
مصدر تردّدات = تمام فوجی نقل و حرکت سیاسی

رقعہ نمبر شانزدہم

درینولا ۔ اندنوں ۔ آجکل ۔ اس درمیان ۔

مکاتیب = مکتوب کی جمع ۔ خطوط ۔ عرضیاں ۔

ارکان دولت = سلطنت کے امرا و وزرا ۔

متضمن = شامل ۔ ملا ہوا ۔

تعیین نمودن = مقرر کرنا ۔ تعینات کرنا ۔

کومک = مدد ۔ حمایت ۔ امداد ۔

سراسیمہ = پریشان ۔ حیران ۔

خریطہ = تھیلی ۔ امیروں کے خط کا لفافہ

نوشتجات = تحریریں ۔ رقعے ۔ خطوط ۔

مکاتب = نامہ نگار ۔ اصطلاحاً بمعنی خطوط

نظر انور = روشن آنکھ ۔ تیز نظر ۔

اطہر = سب سے زیادہ پاک ۔ نہایت پاکیزہ ۔

قراولی = ایک پیشرو فوج کا دستہ ۔ ہراول ۔

قزلباشی = ایک فوجی سپاہی ۔

دویست = دو سو (۲۰۰) ۔

(کھیت کو ضائع کرنا ۔)
اتلاف مزروعات = کھیتوں کو برباد کرنا ۔

حامل = اُٹھانے والا ۔ لیجانے والا ۔

درگاہ معلّیٰ = بزرگ و برتر دربار ۔

تجسس اخبار = خبریں دریافت کرنا ۔ پتہ لگانا

غنیم = دشمن ۔ حریف ۔

جریدہ = اکیلا ۔ تنہا ۔

حق عزشانہ = خدائے بزرگ و برتر - وہ سچّا
معبود جو بڑی شان والا اور غالب ہے -

اعدا = عدو کی جمع - دشمن -

دولت مؤیّد = وہ سلطنت جس کی مدد
خدا کی طرف سے کی گئی ہو -

منکوب = غمزدہ، شکستہ حال، مفلس، خراب

مقہور = غضب و غصّہ میں مبتلا کیا ہوا -
عذاب میں ڈالا ہوا -

مظفر = کامیاب - فتحمند -

منصور = کامران - مدد کیا ہوا - فتحمند -

رقعۂ ہفتدہم

مطرح = ڈالنے کی جگہ - پڑنے کی جگہ -

اشراقات غیبی = غیب کی روشنیاں -
انوار الٰہی -

الہامات = غیب کی باتوں کا دل میں پڑ جانا

لاریبی = جس میں کوئی شک نہ ہو حقیقی - خداوندی -

امتثال = حکم ماننا - فرمانبرداری کرنا -

دریافت قاصر = عقل ناقص -

رخنہ پذیر نشود = سوراخ نہ ہوگا چھید نہ ہو سکیگا -

راہ در آمدن = داخل ہونے کا راستہ -

یورش = حملہ - دھاوا -

گیتی مطاع = جس کی تمام دنیا اطاعت کرے -

نامرعی = بغیر رعایت کئے ہوئے - بے مروّت -

فتاح علی الاطلاق = خدائے قادر -

مکنون = پوشیدہ - چھپا ہوا -

بمنصۂ شہود = ظاہر کرنے کی چوکی پر - اظہار
کے تخت پر -

جلوہ نما = ظاہر - روشنی دکھانے والا -

پیش گاہ = گھر کا صحن - دربار -

کرامت = بزرگی عزت - حرمت -

رقعۂ ہیژدہم

سرمایۂ سعادات = بھلائیوں کا سامان -
نیک بختوں کی دولت -

جانسپاری = جان سپرد کرنا - جان فدا کرنا -

جلوہ ظہور بخشد = ظاہر ہو جائے -

استصواب = خیریت چاہنا - بھلائی طلب کرنا

دستور الوزراء = امیر الامرا - وزیر اعظم -

مطرح الہامات غیبی = خدا کی جانب سے

خبروں کے اُترنے کی جگہ ۔

دمدمہ = بڑی توپ ۔

اتمام = ختم کرنا ۔ اختتام کو پہنچانا ۔ تمام کرنا ۔

قدغن بلیغ = سخت تاکید ۔

صائب تدبیر = نہایت اچھا انتظام کرنیوالا ۔

سر وادہ = چھوڑتا تھا ۔ داغتا تھا ۔

کارے نمی کشاید = کوئی کام بنتا نظر نہیں آتا ۔

کردگار تعالیٰ شانہٗ = خدائے عزوجل ۔

ارفع = سب سے زیادہ بلند ۔

آئینِ حمیت = امن وحفاظت کا طریقہ بچاؤ کا دستور ۔

اِمضائے = گذارنا ۔ جاری کرنا ۔

عزم = ارادہ ۔ نیت ۔ خواہش ۔

آموزگار عقلائے روزگار = زمانہ بھر کے عقلمندوں کو سکھانے والا ۔ بحد عقلمند

نافذ = جاری ۔ اجرا ۔

حکم محکم مجدد = از سر نو نیا حکم ۔ نہایت مضبوط [نیا فرمان ۔

رقعۂ نوزدہم

ایں روئے آب ۔ دریا کے اِس ۔ اس طرف ۔

درگاہ خلائق پناہ = مخلوق کو پناہ دینے والا دربار ۔

کمی علف = چارہ کی کمی ۔ گھاس کی قلت ۔

شدتِ آب = پانی کی زیادتی طغیانی ۔ سیلاب ۔

توقف نماید = ٹھہر جائے ۔

دریں ضمن = اسی سلسلہ میں ۔

فرو نشیند = کم ہو جائے ۔

فبہا = پس بہتر ہے ۔ اچھا ہی ہے ۔

واِلّا = ورنہ ۔ ولیکن ۔ نہیں تو ۔

عازم = ارادہ کرنے والا ۔ خواہش کرنے والا ۔

جہاں تاب = دنیا کو روشن کرنے والا ۔

تابندہ = روشن ۔ چمکنے والا ۔

رقعۂ بستم

طراوت سبزہ = گھاس اور سبزوں کا ہرا بھرا ہونا ۔ عام سرسبزی ۔

فراوانی = گھاس اور چارہ کی زیادتی ۔ سبزی کی کثرت ۔

منزل دلکشا = دل کو فرحت دینے والا مقام [خوشنما منظر

جائے بکیفیتے = پر لطف جگہ ۔ پر بہار مقام ۔

قلم جواہر رقم = موتی کی سی تحریر والا قلم ۔

اچھا لکھنے والا قلم ۔ جلی قلم ۔

فرمان عالیشان = شاہی حکم ۔ حکم نامہ ۔

بصدور پیوستہ = صادر ہوا ۔ نازل ہوا ۔

بسرعت تمام = بہت جلد ۔ نہایت تیزی سے ۔

محض حکمت = قطعی دانائی ۔ نہایت عقلمندی

نزول اجلاس فرمایند = بزرگیاں نازل کریں

رایات عالیات = بلند جھنڈے، اونچے شاہی علم ۔

کتل = جنگل کا ٹیلہ ۔

سنگ لاخ = سخت زمین ۔ پتھریلی زمین ۔

بہل = بیلوں کی گاڑی ۔ رتھ گاڑی ۔

ارابہ = گاڑی ۔ بوجھ لادنے کا چھکڑا ۔

بصعوبت = دقت کے ساتھ ۔ سختی اور پریشانی سے ۔

یرلیغ = شاہی فرمان ۔ بادشاہی حکم ۔

گیتی مطاع = جس کی تابعداری دنیا میں کی گئی ہو ۔

شرف نفاذ یابد = جاری ہو جائے ۔

مساعی جمیلہ = اچھی کوششیں ۔

چندگاہ = کہیں کہیں ۔ کئی جگہ ۔ کئی مقامات پر ۔

موسم برشگال = برسات کا موسم ۔ بارش کی فصل ۔

مترددین = آیندورند آنے جانے والے ۔

احداث = نیا بنانا ۔ تجدید کرنا ۔ پھر سے بنانا ۔ نیا پیدا کرنا ۔

سراہا = سرا کی جمع ۔ مکانات ۔ مہمانسرا قیام گاہ ۔

رقعہ بست ودوم

مسموع = سنا گیا ۔

بظہور پیوست = ظاہر ہوا ۔

واقعہ نویس = نامہ نگار شاہی روزنامچہ لکھنے والا ۔

معزول ۔ علیحدہ کیا ہوا ۔ نکالا ہوا ۔ خارج کیا ہوا ۔

ایستادہائے ۔ خدام ۔ اراکین ۔ ملازمین سریر ۔ تخت ۔

خلافت مصیر ۔ بادشاہت کو پناہ دینے والا ۔

مسامع = مسمع کی جمع ۔ سننے کا آلہ ۔ کان ۔

ضبط = قاعدہ ۔ انتظام ۔ بندوبست ۔

زبونی عمل = بدنظمی۔ انتظام کی خرابی۔ بدعملی
نسبت بگذشتہ = پہلے سے۔ پہلے کی بہ نسبت۔
مبلغ کلی۔ پوری رقم۔ تمام روپیہ۔
نسق = انتظام۔ بندوبست۔
کار آمدنی = مفید۔ لائق۔ تجربہ کار۔ پختہ کار۔
تتمہ = خاتمہ۔ انجام۔ اختتام۔
قلاع = قلعہ کی جمع۔ قلعے۔

رقعۂ بست وسوم

پیشگاہ = صحن خانہ۔ دربار۔
ابتیاع = خریدنا۔ مول لینا۔
فرستادہ = قاصد۔ پیغامبر۔
حضور پُرنور۔ روشنی سے بھری ہوئی درگاہ
روشن دربار۔
پیشکش = تحفہ۔ ہدیہ۔ نذر
اسپ طرق = گھوڑوں کی قسم۔
مشخص = تجویز کیا ہوا۔ جانچا گیا۔ ٹھہرایا گیا۔
اصیل کلاں = گھوڑے کی ایک قسم۔
موافق پیش = اگلے حصہ کے مطابق۔
اسپ نیلہ = سبزہ گھوڑا۔ گھوڑے کی ایک قسم

سرجنگ = فوج کا اعلیٰ افسر۔ جنگی گھوڑا۔
بکمال نرسیدہ = سن تمیز کو نہیں پہنچا۔

رقعۂ بست وچہارم

صدر = سب سے پہلے۔ شروع۔ سب
سے اونچا۔
کم حاصلی = کم نفع ہونا۔ کم آمدنی ہونا
تفویض = سپرد کرنا۔ سونپنا۔
منصب = عہدہ۔ درجہ۔ مرتبہ۔ رُتبہ
سرفراز شد۔ ممتاز ہوگیا۔ درجہ پاگیا۔
عزت پاگیا۔ مرتبہ حاصل کرلیا۔
خانہ زاد = گھر کا پروردہ۔ شاہی محل کا
پرورش یافتہ۔
کار آمدنی = مفید۔ تجربہ کار۔ ہوشیار۔ لائق۔
گردو نمدار = آسمان کے گردش کرنے کی
جگہ۔ آسمان کا قائم رکھنے والا۔
پایۂ قبول یابد = قبول کرنے کا مرتبہ پائے۔
قبول کرلیا جائے۔
فبہا = تو بہت بہتر ہے۔ نہایت اچھا ہے۔
تفضّل = عنایت۔ مہربانی۔ بخشش۔

گیتی مطاع = دُنیا میں اطاعت کیا گیا۔
جس کی فرمانبرداری تمام دنیا میں کیجائے
عزّ صدور یافتہ = صادر ہونے کی عزّت
پائی۔ نازل ہوا۔ آگیا۔ پہنچا۔
دستوری = وزارت۔ رخصت۔ اجازت۔

رقعۂ بست و پنجم

سراسر تقصیر = سر سے پیر تک گناہ سے
آلودہ۔ قطعی گنہگار۔ ہمہ تن معصیت۔
مرشد حقیقی = اصلی پیر۔ سچا رہنما۔ یعنی شاہجہاں
بحمد اللہ تعالیٰ = خدائے برتر کا شکر ہے۔
ہیچگاہ = کبھی۔ کسی وقت۔ کبھی بھی۔
مصدر امرے = ایسے حکم کے صادر
ہونے کی جگہ کسی حکم کے نازل ہونے کا موقع۔
سایۂ خدا = اللہ کا سایہ۔ ظل اللہ۔ مراد
بادشاہ وقت۔
بداندیشی = دشمنی۔ برائی چاہنا۔ بدخواہی کرنا۔
بمسامع جاہ وجلال = بزرگی اور عزّت
کے کانوں میں حضور (بادشاہ) کے کانوں میں۔
مکروہ = ناپسندیدہ۔ اذیت۔ مصیبت۔ تکلیف

وکیل = منتظم۔ سلطنت کا نائب۔ سفیر۔
دربارِ معلّیٰ = عالیشان۔ بڑی درگاہ۔ بزرگ دربار
حسب الحکم = حکم کے مطابق۔ فرمان کے موافق۔
مرسول گشت = بھیجا گیا۔ روانہ کردیا گیا۔
سلوک = برتاؤ۔ اخلاق۔ پیش آنا۔ رواداری۔
سائر الناس = تمام لوگ۔ ساری مخلوق۔
مذموم = بُرا۔ خراب۔ نامعقول۔
سرنوشت = تقدیر کا لکھا۔ قسمت۔ نصیبہ۔
حکم ربّانی۔
ہویدا = ظاہر۔ کھُلا ہوا۔ علانیہ۔
دفع = دور کرنا۔ مٹانا۔
تقدیرات = احکام الٰہی۔ خدا کے احکام۔
ایزد = خدا۔ پاک ذات۔ اللہ۔
جہاں آفریں = دُنیا کو پیدا کرنے والا۔ خدا۔
مقدور بشر = انسان کا قابو۔ انسانی طاقت
بشر کی حیثیت۔

رقعۂ بست و ششم

روزنامچہ = اخبار۔ رجسٹر۔ سفرنامہ۔ ڈائری۔
وقائع = واقعہ کی جمع۔ لڑائیاں۔ سچی باتیں۔

کارطلب = ہوشیار - تجربہ کار - کام کرنے والا
خوش سلوک = خوش اخلاق - اچھا سلوک
اچھا برتاؤ کرنے والا - خوش معاملہ -
صوب = طرف سمت - جانب -
دستوری = وزارت - رخصت - اجازت
خدمت مرجوعہ = سپرد کیا ہوا کام - مقررہ
خدمت - کار متعلقہ -
منصب = درجہ - عہدہ - مرتبہ - رتبہ -
قلعہ داری = قلعہ کی حفاظت کرنا - قلعہ
کی نگرانی -
حُسن سلوک = اچھا برتاؤ - خوش معاملہ -
تخفیف دادہ = کم کرکے -
سربراہ = تجربہ کار - آزمودہ کار - ہوشیار -
باوقوف = واقف کار - ہوشیار - کارکن -
فیوضات عامّہ = عام بخششیں - عام عطیات -
شاہجہاں
اعلیٰ حضرت = سب سے بڑے حضور یعنی
عنایتِ خطاب = لقب دینے کی مہربانی
خطاب دینے کی نوازش -
سرفرازی = سربلندی - درجہ اونچا ہونا -

ذرّہ پروری = ناچیز - غلام کی پرورش کرنا -
خانہ زاد نوازی = گھر کے پلے ہوئے
غلام کے ساتھ مہربانی -
قابل تربیت = پرورش کے لائق - ادب
سکھانے کے لائق تعلیم دینے کے لائق -
عالمتاب = دنیا کو چمکانے والا - دُنیا
میں روشن ہونے والا -
عظمت = بزرگی - عزت - بڑائی -
تاباں = چمکنے والا - روشن -

رقعۂ بست و ہفتم

عقیدت سرشت = عقیدتمندی - جس کی
فطرت میں ہو - پیدائشی معتقد -
منشور = فرمان - حکم شاہی -
لامع النّور = نور کو چمکانے والا - نہایت روشن
سعادت گنجور = نیکی سے بھرا ہوا بھلائی معمور -
نخستیں - پہلے - پیشتر - پہلا -
قدسی نمط - پاکیزگی سے آلودہ - پاکی
سے شامل - نہایت پاک وصاف -
دوئیں = دوسرا - دوم -

جواہر رقم = موتی کی طرح خوبصورت تحریر والا
نہایت خوشخط۔
خلعت = لباسِ جو انعام میں دیا جائے۔
سراپا مکرمت = سر سے پیر تک بزرگی سے
بھرا ہوا۔ ہمہ تن بزرگی۔
پرتو ورود = آنے کا عکس نازل ہونے کی روشنی
تارک افتخار = فخر کرنے کا سر۔
اوج = بلندی۔ اونچائی۔
فلک دوّار = گردش کرنے والا آسمان۔
مطاعہ = اطاعت کیا ہوا۔ مانا ہوا۔
یر لیغ مقدس = پاک فرمان۔
مکمن = کمین گاہ چھپ کر گھات لگانے کا
مقام۔ پوشیدہ ہونے کی جگہ۔
مفارق = مفرق کی جمع۔ سروں۔
ابدالدہر = ہمیشہ رہنے والا۔ دائمی۔ جاودانی۔
مبسوط = کشادہ۔ پھیلا ہوا۔ دراز۔
جواہر = جوہر کی جمع۔ موتی۔
شائستہ پسند اقدس = حضور کی خواہش کے
مطابق۔ بادشاہ کے پسند کے لائق۔

حسب الحکم الارفع = بلند و بزرگ حکم کے موافق
قدغن = تاکید۔ اصرار۔
نوشتہ = تحریر۔ لکھا ہوا۔
مقتضا = خواہش۔ ارادہ۔
بندہ نوازی = ناچیز غلام پر مہربانی کرنا۔
پیشگاہ = صحن خانہ۔ دربار۔
کرم پایہ = بخشش کا پایہ رکھنے والا۔ نہایت
سخی۔ بڑا فیاض۔
لازم الاتباع = جس کا ماننا ضروری ہو۔
جس کی تابعداری واجب ہو۔
مورد تحسین = تعریف کے اترنے کی جگہ۔
بڑائی اور شاباش حاصل کرنے والا۔
تفضل = مہربانی۔ عنایت۔ نوازش۔
مباہات = بزرگیاں۔ بڑائی کی باتیں۔
قدسی انجمن = پاک محفل۔ پاکیزہ مجلس۔ دربار [شاہی]
ازدیاد = زیادہ کرنا۔ بڑھانا۔ ترقی دینا۔
ارادت آئین = عقیدتمندی کے اصول کا پابند۔
ایزد متعال = خدائے بزرگ و برتر۔
فراواں سال = زیادہ سال۔ عرصہ دراز تک۔

بہت بڑی مدّت تک۔

آمال = امل کی جمع۔ امیدیں۔

سحاب = بدلی۔ ابر۔

مراحم = مہربانیاں۔

رقعۂ بست و ہشتم

ضعفِ بصر = نظر کی کمزوری۔

مومی الیہ = جس کی طرف اشارہ کیا جائے

واقعہ نویس = شاہی نامہ نگار۔ واقعات کو لکھنے والا۔

داخل واقعہ سازد = واقعات کی فہرست میں درج کرلے۔

نافذ = جاری۔

بوضوح پیوست = ظاہر ہوا۔ کھلا۔

منافی = روکنے والا۔ مخالف۔ منع کرنیوالا

مراسم = رسم کی جمع۔ قاعدے۔ رواج

حزم = کام کی واقفیت۔ دور اندیشی۔ عقلمندی۔ ہوشیاری۔

استغفار = بخشش چاہنا۔ معافی مانگنا۔

جور و تعدّی = ظلم وستم۔

بندۂ اعتمادی = معتبر غلام۔

محض ثواب۔ بالکل درست۔ نہایت اچھا۔

تاقیام قیامت = قیامت قائم ہونے تک

رقعۂ بست و نہم

خانہ زاد = گھر کا پلا ہوا۔ ناز و نعمت کا پلا ہوا۔

عقیدت نہاد = جو فطرتاً بزرگوں کا معتقد ہو۔

ذرّہ آسا = ذرّہ کے مانند۔ نہایت ناچیز۔

مرآت = آئینہ۔

ضمیر منیر = روشن دل۔

مقتضائے = خواہش۔ ارادہ۔

حکم طلب = طلبی کا فرمان۔ بلاوے کا حکم۔

سعادت افزا = خوش نصیبی بڑھانے والی۔

نوید = خوشی کی خبر۔ خوشخبری۔

دولت پیرا = دولت کو آراستہ کرنے والا۔ سلطنت کو سجانے والا۔

تارک افتخار = بزرگی کا سر۔

اوج = بلندی۔ اونچائی۔

فلک دوّار = گردش کرنے والا آسمان۔

منّت پذیر = احسان قبول کرنے والا۔

استلام = چومنا۔ بوسہ دینا۔
عتبہ = چوکھٹ۔ آستانہ۔
ضیا = روشنی۔ نور۔
حشمت = دبدبہ۔ رعب۔ شان۔
خلافت = سلطنت۔ بادشاہت۔
مہین آرزو = سب سے بڑی خواہش۔
شش جہت = چھ طرف۔ اوپر۔ نیچے
دہنے۔ بائیں۔ آگے پیچھے۔
اخلاص سرشت = عشق و محبت کی طبیعت والا۔
بارگاہ معلّٰی = دربار عالی۔ بڑا دربار۔
بڑی بارگاہ۔
دریافت = حاصل کرلینا۔ پالینا۔ لینا۔
شرف = بزرگی۔ بڑائی۔
آستانہ بوسی = چوکھٹ چومنا۔
والا = بزرگ۔ بڑا۔
منتہائے مقاصد = آرزوؤں کی انتہا
بڑے سے بڑا مقصد۔
دولت عظمیٰ = بڑی دولت۔
موہبت کبریٰ = بڑا عطیہ بہت بڑی
بخشش۔
مستولی = غالب
ادراک = پانا۔ حاصل کرنا۔ علم رکھنا۔
حق جلّ شانہٗ = وہ سچا خدا جس کی شان بہت بڑی ہے۔
مہجور = جدا۔ الگ۔ دور۔
طوطیا = سرمہ۔
تراب = مٹی۔ خاک۔

رقعۂ سی ام

ہنگام نسق = انتظام کے وقت۔
بندوبست کے ایام ہیں۔
کشت و کار = جوتنا بونا۔
متصل = برابر۔ متواتر۔ پیہم۔
مزارعان = مزارع کی جمع۔ کاشتکار
کسان۔
تخم ریزی = بیج بونا۔
دست نداد = حاصل نہ ہوا۔
بنابراں = اسی لئے۔ اسی وجہ سے۔
مزروعات خریفی = فصل خریف کی کھیتیاں
شہر حال = موجودہ مہینہ۔

حوالی = اطراف - اِرد گرد - آس پاس -

خاطر خواہ = حسب خواہش - دل کی خواہش
کے مطابق -

موافق مدعا = آرزو کے مطابق - خواہش
کے مطابق -

نسق = انتظام - سرانجام - بندوبست -

پدید = ظاہر - نمایاں -

مرز و بوم = سرزمین - خطۂ زمین -

کشور کشائی = ملک فتح کرنا - ملک لینا

ابدالدہر - ہمیشہ کے لئے - ابد تک -

رقعۂ سی و یکم

بندۂ کار آمدنی = تجربہ کار غلام - ہوشیار آدمی

جمعیت دار = اہلکاروں کی جماعت
کا سردار - بااثر -

دل نہاد = خواہش - رغبت - میلان طبع -

ناسازی = اَن بَن - شکر رنجی - ناچاقی -

برہم زدگی کار = کام خراب کرنا - کام کا
درہم برہم کرنا -

حسب تدبیر = انتظام کے مطابق - انتظاماً -

عساکر = عسکر کی جمع - لشکر - فوج -

منصورہ = فتحمند - کامیاب - مدد کی ہوئی -

خاطرِ قاصر = ناچیز دل - گنہگار دل -

بنا براں = اِسی لئے - اس وجہ سے -

مشارٌ الیہ = جس کی طرف اشارہ کیا جاوے -

انتساب = منسوب - نسبت ہونا -

امرائے عظام = بڑے بڑے امیر لوگ

رفاقت = دوستی - اُلفت -

سر باز نخواہد زد = سر نہ پھیرے گا - منہ
نہ موڑے گا -

سرکردگی = صدارت - سرداری -
سربراہ کاری -

مصحوب = ہمراہ - ساتھ -

گردوں مدار = آسمان کی قیام گاہ -
آسمان کے رکھنے کی جگہ -

درگاہ معلّٰی = دربار -

یاوری کند = مدد کرے -

انور = سب سے زیادہ روشن -

اطہر = سب سے زیادہ پاکیزہ - نہایت پاک جگہ -

مجری خدمت = خدمت کو جاری رکھنے والا۔
عرضداشت = عرضی۔ درخواست۔

رقعۂ سی و دوم

جادۂ صواب = صحیح راستہ۔ سیدھی راہ۔
مرتکب = بُرا کام کرنے والا۔ عمل بد
کرنے والا۔
اعمال نکوہیدہ۔ برے کام۔ افعال بد
پیشکش۔ تحفہ۔ ہدیہ۔
سرکارِ معلّٰی۔ دربار عالی۔ شاہی بڑا دربار۔
تقدیم = پیشقدمی۔ پیشدستی۔ پہلے کرنا۔
خدمات مرجوعہ = سپرد کیا ہوا کام۔ کار متعلقہ
تہاون = سستی۔ تساہل۔ کسل مندی۔
بخاطر ملکوت ناظر۔ عالم فرشتگان کا نظارہ
کرنے والا دل۔ بادشاہ سلامت کا دل۔
ظلّ ظلیل = ہمیشہ رہنے والا سایہ۔
سایۂ دراز۔ گھنا سایہ۔
تعلّل = دیر۔ تاخیر۔ بہانہ جوئی۔ علت
یا سبب اٹھانا۔
کافۂ برایا۔ عام مخلوق۔ عام لوگ۔

کوتہ اندیشاں = انجام نہ سوچنے والے۔
کم عقل۔
حیرت دیگراں = دوسروں کو حیرت انگیز
واقعات سے سبق سکھانا۔
خانہ زاد = گھر کا پرورش یافتہ۔
ابد التظلیل = ہمیشہ سایہ ڈالنے والا۔
ہمیشہ سایہ فگن۔
تعہد = قول اقرار۔ وعدہ کرنا۔ عہد و پیمان
کرنا۔
پیشگاہ اعلیٰ = بڑا دربار۔ شاہی دربار۔
برسم پیشکش = بطور ہدیہ۔ تحفۃً۔
خزانۂ عامرہ۔ آباد خزانہ۔ شاہی خزانہ۔
بڑا بیت المال۔
بحسب خویش = حسب خواہش۔ اپنی
طبیعت کے مطابق۔
ممالک محروسہ = قبضہ کئے ہوئے ملک۔

رقعۂ سی و سوم

صافی ضمیر = صاف قلب والا۔
معادن = معدن کی جمع۔ کان۔

الماس = ہیرا۔

عقوق = احسان فراموشی کرنا۔ مردود۔ [نافرمانی]

انحراف = پھر جانا۔ منہ موڑنا۔

جمعیتے شائستہ = لائق اور تجربہ کاروں کا [ایک گروہ]

عین صلاح = درست مشورہ۔ صحیح رائے۔

مورث = ترکہ دینے والی۔ حصّہ دینے والی۔

مہم سازی = معاملہ سازی۔ کام بنانا۔

والاجاہ = بزرگ مرتبہ۔ عالی رتبہ۔

پیشکشہاے گرامیہ = بزرگ تحفے

عالی قدر ہدیے۔

مسدود = بند۔ رُکا ہوا۔

مہم = اہم کام۔ مشکل معاملہ۔ خاص کام

بتوفیق ایزدی = خدا کی توفیق سے۔

اللہ کی مدد سے۔

اسہل وجہے = نہایت آسان طریقہ۔

نفائس = نفیس کی جمع۔ عمدہ چیزیں۔

نوادر = نادر کی جمع۔ عجیب عجیب تحفے

موفور = کثیر۔ زیادہ۔ بہت۔

اقبال = بڑے بڑے بیش قیمت تحفے۔

دفائن = دفینہ کی جمع۔ خزانہ۔

نامحصور = بے شمار۔ بے عدد۔

بنادر = بندر کی جمع۔ بندرگاہ۔

حوزہ = احاطہ۔ قبضہ۔

تصرف = قبضہ۔

رقعۂ سی وچہارم

حاجب = پاسبان۔ دربان۔

بوضوح پیوست = ظاہر ہوا۔ صاف [صاف معلوم ہوا۔]

بحسب ظاہر = بظاہر۔ بادی النظر میں۔

اعانت = مدد کرنا۔

پنہانی = پوشیدہ طور سے۔ خفیہ۔ چھپا کر۔

تہیّہ = اکٹھا کرنا۔ تیار کرنا۔

کمک = مدد۔ حمایت۔

سائر قلاع = تمام قلعے۔

بجد است۔ کوشاں ہے۔ کوشش کر رہا ہے۔

دوروئی = کسی سے کچھ کہنا۔ منہ سے کچھ

کہنا دل میں کچھ اور رکھنا۔

کرم ایزد متعال = خداے بزرگ و

برتر کی بخشش۔ اللہ تعالیٰ کا کرم۔

جل شانہٗ = اُس کی شان بڑی ہے۔
حق ناشناس = حق نہ پہچاننے والا۔
ناسپاس = ناشکرہ گذار۔ کفران نعمت کرنیوالا۔
امتثال = حکم ماننا۔ فرمانبرداری کرنا۔
تابعداری کرنا۔
حکم معلّٰی = بزرگ و برتر حکم۔ شاہی فرمان۔
گرانی = بھاری پن۔ بوجھ۔ زیادتی۔
پندار = غرور۔ گھمنڈ۔
پاداش = بدلہ۔ اجر۔
من بعد = اِس کے بعد۔
احدے = کوئی شخص۔
ارتکاب = عمل میں لانا۔ جرم کرنا۔
ظل ظلیل = ہمیشہ رہنے والا سایہ۔
سایۂ دراز۔
جہانبانی = حکمرانی۔ فرمانروائی۔ بادشاہی۔
ابدالتظلیل = ہمیشہ سایہ افگن۔

رقعۂ سی و پنجم

وفور آب = پانی کی کثرت۔ پانی کا زیادہ ہونا
آبادانی = آباد۔ آباد ہونا۔

نشاط افزا = خوشی بڑھانے والی۔
فرحت بخشنے والی۔
کثرت مزروعات = کھیتوں کی زیادتی
کشت زار کی بہتات۔
طے مراحل = منزلوں کو طے کرنا۔ قطع
مسافت کرنا۔
چشمہائے خوشگوار = پانی کا خوبصورت
اور عمدہ چشمہ۔
قریات = قریہ کی جمع۔ گانوٗں۔ قصبہ۔
مزرعہائے = مزرعہ کی جمع۔ کھیت
کشت زار۔
گفتہ = قول۔ کہنا۔ حکم۔
اوطان = وطن کی جمع۔ وطن۔ پیدائش
کی جگہ۔ رہنے کا مقام۔
مالوفہ = عزیز۔ محبوب۔ پیارا۔
بے مزروع۔ غیر کاشت۔ بے تخم ریزی
اُفتادہ زمین۔
زیادہ سراں = سرکش۔ مغرور۔ باغی۔ [فتنہ پرداز۔
ممالک محروسہ = مفتوحہ ملک۔

سہیم = حصہ دار - ساجھی - شریک -
کافر نعمتی - ناشکری کرنے والا -
سائر = تمام - سب - جملہ -
حق ناسپاس = حق کا شکر نہ ادا کرنے والا
احسان فراموش - ناشکر گزار -
نخوت = غرور - گھمنڈ -
سبحان اللہ - کلمۂ تعجب - خدا پاک ہے -
رضواں کدہ = داروغہ بہشت کا گھر۔ جنت
برومند = باردار - سرسبز و شاداب
پھلا پھولا -
زیاں = مضرت رس - نافرماں بردار
ناشکر گذار - نالائق -
بقدر مقدور = حیثیت کے مطابق -
اختیار کے موافق -
استمالت = مائل کرنا - دلجوئی کرنا -
اقبال لایزال = ہمیشہ رہنے والی
خوش نصیبی - دائمی خوش قسمتی -
تمرد = سرکشی - روگردانی - غرور -
طغیان = حد سے بڑھنا - زیادتی گمراہی

عبرت پذیر = سبق حاصل کرنے والا
حیرت انگیز واقعہ سے اصلاح قبول کرنیوالا -
غنائم = غنیمت کی جمع - مال مفت - لوٹ
کا مال -
موفورہ = زیادہ - کثیر - بہت زیادہ -
نقود = نقد کی جمع - سکہ - روپیہ -
اجناس = جنس کی جمع - غلے -
نامحصورہ = بے حد - بے شمار -
آسماں جاہ = آسماں کا سا مرتبہ والا -

رقعۂ سی و ششم

مناشیر = منشور کی جمع - فرامین - احکام
شاہی حکمنامے -
مطاعہ = اطاعت کیا گیا - تابعداری
کیا ہوا - مانا ہوا -
تمارض = بغیر بیماری کے اپنے آپ کو
مریض ظاہر کرنا - بیماری کا بہانہ کرنا -
اغوا = بہکانا - دھوکا دینا - فریب دینا -
عبودیت - بزرگی - تابعداری -
تہاون = سستی - کاہلی - تساہل -

دریافت = حاصل کرنا۔ پانا۔
فرستادہا = قاصد لوگ۔ پیغام بر۔
فسون = جادو۔ منتر۔ سحر۔ فریب۔
بمجرد استماع = سنتے کے ساتھ ہی۔ سنتے ہی
ورود فرمان = حکم کا صادر ہونا۔ فرمان نافذ ہونا۔ شاہی حکم جاری ہونا۔
لازم الاذعان۔ جس کا ماننا واجبی ہو۔ جس کی اطاعت ضروری ہو۔ جس کی تابعداری و فرمانبرداری کرنا فرض ہو
رنجور = بیمار۔ مریض۔
تزویر = مکر و فریب۔ حیلہ و بہانہ۔
تطمیع = لالچ دلانا۔ حرص کرنا۔
کسب = حاصل کرنا۔ کمانا۔
متقاعد = سستی کرنے والا۔ کاہلی کرنے والا۔ پست ہونے والا۔
کرامات = بزرگیاں۔ بزرگی کی علامات۔ حیرت انگیز و خلاف عادت۔
حاجب = دربان۔ پاسبان۔
نام بردہا = وہ لوگ جن کے نام اوپر گزر چکے۔ نام لئے ہوئے لوگ۔
ایصال = پہنچانا۔ بھیجنا۔
پیش گاہِ خلافت = شاہی دربار۔
دست و پا زد = ہاتھ پاؤں مارا۔
اندیشہ از قوت بفعل نیامد = خیال نے عملی جامہ نہ پہنا۔
تعلّل = بہانہ جوئی۔ علّت یا سبب پیدا [کرنا۔
نظر انور واطہر = نہایت پاک اور روشن آنکھ۔
اقاصی۔ اقصیٰ کی جمع۔ بعید۔ بہت دور شریف لوگ۔
ادانی = ادنیٰ کی جمع۔ نزدیک تر۔ کمینہ لوگ۔
فرامین = فرمان کی جمع۔ شاہی احکام۔
منشور = فرمان۔ حکم شاہی۔
لامع النور = نور کو چمکانے والا۔ نہایت پُرنور۔ بہت روشن۔
لطائف الحیل = اچھے حیلے۔ عمدہ ٹال مٹول نفیس بہانے۔
وطیرہ = طور۔ طریقہ۔ دستور۔ رسم عادت
مبلغ معتدبہ = گنے ہوئے زر نقد۔ شمار

کی ہوئی روپیوں کی کافی تعداد۔

کدام یارا = کیا مجال۔ کونسی طاقت۔ کیا بس ہے

نامورانِ آفاق = دنیا کے مشہور لوگ۔

والاشان = بڑی شان والا۔ ذی رُتبہ۔

بہزار جبرِ ثقیل = ہزاروں دقت (سے) و پریشانی (کے ساتھ)

برسمِ پیشکش = بطور ہدیہ۔ تحفتہً۔ سوغات

کے طریقہ پر۔

ہون = زمانۂ قدیم کا ایک مشہور سکہ۔

رقعۂ سی وہفتم

عقیدت سرشت = فطرتاً معتقد۔ جس کی

خصلت بزرگوں سے اچھا اعتقاد رکھتی ہو۔

آدابِ تہنیت = مبارکبادی کے طریقے۔

مطلع۔ ظاہر ہونے یا نکلنے کی جگہ۔

انوارِ سعادت = نیکی یا خوش نصیبی کی روشنیاں۔

کامرانی = فتحمندی۔ مقصد ور ہونا۔

مبدا = شروع ہونے کی جگہ۔ جائے آغاز۔

آثارِ بہجت = خوشی کے نشانات۔

عالم افروز = دنیا کو روشن کرنے والا۔

ہنگام ظہور = ظاہر ہونے کے وقت۔

نکلنے کے وقت۔

تباشیر = خوشخبری۔ ہر چیز کی ابتدا۔ صبح کا آغاز

لمعان = چمک۔ روشنی۔ نور۔

آفتابِ عظمت و جلال = بزرگی و عزت

کا سورج یعنی شاہی شان و عظمت کی شہرت۔

ذاتِ قدسی صفات = پاکیزگی کی صفت

رکھنے والی ذات۔ فرشتہ خصلت۔

خجستہ۔ مبارک۔ نیک انجام۔ برکت والا۔

میامن = میمنت کی جمع۔ برکتیں۔ نیکیاں۔

سعادتیں۔

روزِ مسعود = مبارک دن۔ یوم سعید۔ نیک دن۔

قرنہائے بیشمار = بیحد و بیحساب قرن۔

ان گنت سال۔

زینت افزائے = آرائش بڑھانے والے۔

سجاوٹ زیادہ کرنے والے۔

مجامع = مجمع کی جمع = جمع ہونے کی جگہیں۔

اکٹھا ہونے کے مقام۔

انفس = جمع نفس کی بمعنی جان۔ روح۔

آفاق = آسمان کے کنارے۔ عالم اجسام۔ دنیا۔

خلاق جہاں - دنیا کو پیدا کرنے والا -

کفہ = ترازو کا پلڑا - ہر وہ چیز جو مثل ترازو ہو

برجیس = ستارۂ مشتری - قاضی فلک -

پاسنگ = پسنگا - وہ پتھر جو ترازو کے دونوں پلڑے برابر کرے -

ظل اللہ = خدا کا سایہ - مجازاً بادشاہ وقت

نیّر = آفتاب - سورج -

جہاں تاب = دنیا کو روشن کرنے والا -

ابد پیوند = ہمیشہ رہنے والی - جاودانی -

انقراض دوران - زمانے کا ختم ہونا -

نور بخش = روشنی دینے والا -

رقعہ سی و ہشتم

صفائی طویت = نیت کی اچھائی -

کافۂ انام = تمام مخلوقات -

منوط = وابستہ - لگا ہوا -

مربوط - متعلق - شامل -

مسئلت = سوال کرنا - مانگنا -

مراسم تہنیت = خوشخبری دینے کے طریقے

تقدس - پاکیزہ - پاک صاف -

سعادت فرجام = نیک انجام - اچھے نتیجے والا - نیک بخت -

ساحت = میدان - وسعت - صحن -

زمان = زمانہ مراد - آسمان -

قرن ثانی = دوسرا قرن (تیس سال کا ایک قرن ہوتا ہے -

جاوید طراز = ہمیشگی کے نقش والا -

میمنت مانوس = برکت سے ملا ہوا مبارک -

فرخی = نیک فالی - نیک شگون -

فرخندگی = مبارک ہونا - مبارک بادی -

عرصۂ ربع مسکوں = دنیا کے چوتھائی آباد حصے کا میدان -

موہبت کبریٰ = بہت بڑی بخشش - بڑا عطیہ

عطیہ عظمیٰ = بڑی بخشش - بڑا انعام -

واہب العطایا = بخششوں کا دینے والا -

برگزیدۂ بارگاہِ کبریا - خدا کے دربار کا پسندیدہ -

حق سپاس گذاری = شکر ادا کرنے کا حق -

ایزد متعال - خدائے بزرگ و برتر -

ذات والا صفات - بڑی صفتوں والی ذات

قدسی سمات - پاک طبیعت - اچھے طریقوں والا -

مظہر اتم = کامل ۔ ظاہر ہونے کی جگہ ۔
افضال = فضل کی جمع ۔ بزرگیاں ۔
فراواں سال = بیشمار سالوں تک ۔
سریر آرائے = تخت کو آراستہ کرنے والا ۔
جاہ و جلال = بزرگی اور مرتبہ ۔
وجود مسعود = نیک ذات ۔
فائض الجود = بخشش کا فیض پہنچانے والی
بہرہ مند = حصّہ لینے والا ۔ خوش نصیب ۔

رقعۂ سی و نہم

پرستان حریم اقدس = پاک چہار دیواری کے پوجنے والے ۔ دربار شاہی کے مخلص
حطیم خلافت = سلطنت کی دیوار ۔
سطوع اختر = ستارہ کی بلندی ۔
فراوان عزّت و کرامت = بیحد عزت ۔
ابد الدہر = ہمیشہ جب تک زمانہ قائم رہے ۔
انجمن افروز = مجلس کو روشن کرنے والا ۔
مجامع = مجمع کی جمع ۔ جمع ہونے کا مقام ۔
فروغ بخش = روشنی دینے والا ۔
بزم ہستی = زندگی کی محفل ۔ عالم وجود ۔

از دیاد = زیادہ کرنا ۔ بڑھانا ۔
کارخانۂ ایجاد = دُنیا کا کاروبار ۔
آسائشِ عباد = بندگان خدا کا آرام ۔
خلافت پیرایہ = سلطنت کو سنوارنے والا ۔
ساکنان بسیط زمین = فرش زمین پر رہنے والے ۔
مخلد = ہمیشہ ۔ دائمی ۔
مبسوط = کشادہ ۔ پھیلا ہوا ۔

رقعۂ چہلم

حیات ابد قرین ۔ ہمیشہ رہنے والی زندگی و حیات جاودانی ۔ دائمی زندگی
استماع = سُننا ۔
وہّاج = درخشاں ۔ روشن ۔ منوّر ۔ چمکتا ہوا ۔
قدسی امتزاج = پاکیزگی سے ملا ہوا ۔ نہایت پاک وصاف ۔
عالم السر والخفیات = بھید اور چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ۔ مجازاً شاہجہاں ۔
کلفت = تکلیف ۔ مصیبت ۔ پریشانی ۔
سراسیگی = پریشانی ۔ حیرانی ۔
سررشتۂ طاقت ۔ قوت کا تاگا ۔

ازدست دادہ۔ چھوڑ دیا۔

چارہ = علاج۔ تدبیر۔

ابوابِ عنایت = مہربانی کے دروازے

رحمتِ ایزدی = اللہ کی مہربانی۔ خدا کی عنایت

صیانت = حفاظت۔ نگرانی۔

عالمیان = دُنیا والے۔ اہلِ جہان۔

مفتوح = کھلا ہوا۔ کشادہ۔

استقامت = قائم رہنا۔ مضبوط رہنا۔

ادوار = دور کی جمع۔ زمانے۔

اکوان = کون کی جمع۔ عالم۔ جہان

جہانیاں۔ دُنیا کے لوگ۔ جہان والے۔

سامع افروز = کانوں کو روشن کرنے والی۔

انواعِ بہجت و سرور۔ طرح طرح کی خوشی و مسرت۔

حزن واندوہ۔ رنج وغم۔

حق جل شانہ = خدا جس کی شان بہت بڑی ہے

آرائشِ بلاد = شہروں کی زینت۔

وابستہ بدان است = اُس سے متعلق ہے

عین الکمال۔ وہ بُری نظر جو اچھی چیزوں کو
خراب کردے۔

عوارض۔ عارضہ کی جمع۔ بیماریاں۔ امراض۔

مکارہ = مکروہات۔ صدمے۔ تکالیف۔

رقعۂ جمیل ویکم

ذاتِ مُلکی صفات = وہ ذات جس میں
فرشتوں کی سی صفتیں پائی جائیں۔

تکسیرِ بدنی = جسم کا ٹوٹنا۔ اعضاء شکنی۔

نقاہت = کمزوری و ناتوانی۔

مہین برادر = سب سے بڑا بھائی۔

متصدی = پیشکار۔ منشی۔ محرر۔ کاتب۔

اوامر = امر کی جمع۔ حکم۔

چکلہا = پرگنے۔ محلّے۔ احاطے۔

برائے نامبود = برائے نام۔ معمولی۔

رتق وفتق = بندوبست۔ انتظام۔

والا قدر = بزرگ مرتبہ۔ اعلیٰ درجہ والا۔

با اخلاص = خالص محبت والے سچی اُلفت والے۔

سعادتِ دارین = دونوں عالم کی بھلائی۔

فیض موہبت = فیض عطا کرنے والی۔

حکمِ قدسی = پاکیزہ حکم۔ شاہی فرمان۔

تمشیت = رواں کرنا۔ جاری کرنا۔

بے اعتدالی = حد سے بڑھ جانا۔
سزائے لائق = معقول سزا۔
معروضہ فی الصدور = ابتدا میں بیان کیا ہوا۔
مکان اقامت = ٹھہرنے کی جگہ۔ قیامگاہ۔
عدو مال = دشمن کو پامال کرنے والا۔
اسرع اوقات = جلد سے جلد۔ نہایت جلد۔
مافی الضمیر = دل کا ارادہ۔ دلی مقصد۔
ممالک محروسہ = مقبوضہ ممالک۔ مفتوحہ ملک
بد پردازی = بدنظمی۔ بدانتظامی۔

رقعۂ چہل و دوم

اللہ الحمد والمنۃ = خدا کا شکر و احسان ہے۔
بدو = ابتدا۔ آغاز۔ شروع۔
اہتزاز = خوشی۔ گھاس کا ہلنا۔
روائح = رائحہ کی جمع۔ خوشبوئیں۔
الی الآن = اب تک۔ اس وقت تک۔
تمہید = بچھانا۔ ہموار کرنا۔ درست کرنا۔
ارادت = اعتقاد۔ عقیدہ۔ اچھا خیال۔
تشیید = مضبوط کرنا۔ مستحکم بنانا۔
مبانی = بنیاد۔ جڑ۔ اساس۔

سداد = کام میں راستی۔ کردار کی درستگی۔
مقصر = قصور کرنے والا ملزم۔
ضبط = انتظام۔ بندوبست۔
استرضائے = خوشنودی چاہنا۔
راسخ قدم = مستقل مزاج۔ پختہ خیال۔
ممر = راہ گذر۔ گذرنے کی جگہ۔
ارادت ازلی = خداوند تعالیٰ کا ارادہ۔
مشیت لم یزلی = خدا کا ارادہ۔ اللہ کی رضا۔
مقتضائے طبیعت بشری = انسانی فطرت کا تقاضا۔
مغلوب واہمہ = خیالی کیفیت سے متاثر۔
جمعیت باطن = دل کا اطمینان قلب کا سکون
عازم = ارادہ کرنے والا۔ نیت کرنے والا۔
احراز سعادت = نیک بختی کو مضبوط کرنا۔
خاطر فاتر = شکست دل۔ خراب دل۔
مستمند = آرزومند۔ خواہشمند۔
نیل دولت استلام = بوسہ دینے کی دولت حاصل کرنا
سدہ = آستانہ۔ چوکھٹ۔
سپہر احتشام = شان و شوکت کا آسمان یعنی جاہ و حشمت
تبیین = بیان کرنا۔ آشکارا کرنا۔

سرشار = نشہ میں چور۔ بیخود۔
مراحم = مہربانیاں۔ عنایتیں۔
اشفاق = مہربانیاں۔
مرید نوازی = اپنے شاگرد یا معتقد کی عزت بڑھانا۔
حکم والا = بزرگ حکم۔ بڑا حکم۔ شاہی حکم۔
شرف نفاذ = جاری ہونے کی بزرگی یعنی جاری ہونا۔
باریافتن = دخل پانا۔ داخل ہونا۔
عالم مدار = دنیا کو قائم رکھنے کی جگہ۔ دُنیا کا قیام گاہ۔ دنیا کا قیام گاہ۔
دروب = درب کی جمع۔ پھاٹک۔ کلاں دروازہ۔
عنایت خسروانی = شاہی مہربانی۔
حراست = نگہبانی کرنا۔
جانسپار = جان فدا کرنے والا۔ فدائی۔
سکون باطن۔ دل کا اطمینان۔ دلجمعی۔
سعادت زمین بوس = آستانہ چومنے کی نیک بختی۔

اشرف = بزرگ۔ بڑا۔ برتر۔
عقیدت بیان۔ اچھے اعتقاد ظاہر کرنے والی۔
تقصیرات = خطائیں۔ غلطیاں۔
غایت = بہایت۔ بے انتہا۔

رقعۂ چہل وسوم

عتاب آمیز = غصہ سے ملا ہوا۔
شرف وصول = پہنچنے کی بزرگی۔ ملنے کا شرف
سراپا تقصیر = سر سے پیر تک گنہگار۔
خورشید ضیا = سورج کی سی روشنی رکھنے والی۔ نہایت روشن۔
ہموارہ = ہمیشہ۔
سن تمیز۔ سن شعور کو پہنچنا۔
انواع خفت = طرح طرح کی ندامت۔
فرامین سابقہ = پچھلے احکام۔ گذشتہ شاہی حکمنامے۔ پہلے کے احکام۔
ناطق = بولنے والا۔ گواہ۔ ثبوت۔ دلیل
حسن اعتقاد = اچھا عقیدہ۔ اچھا خیال۔
تحمل زیادتیہا = سختیوں کو برداشت کرنا۔

رسوخ عقیدت = اعتقاد کی مضبوطی۔
مستور۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔
موافق = دوست۔ آشنا۔ خیرخواہ۔
منافق = دشمن۔ بدخواہ۔
ناراست = غیر صحیح۔ ناز یبا۔ لغو۔ جھوٹ۔
امتیاز = تمیز کرنا۔ پہچاننا۔

رقعۂ چہل و چہارم

مراسم عقیدت و اخلاص = سچی محبت اور اچھے اعتقاد کے آداب۔
قدسی صحیفہ = پاک خط۔ پاکیزہ تحریر۔
ازروئے طیش = غصّہ کی وجہ سے۔
بوضوح انجامید = ظاہر ہوا۔ صاف صاف معلوم ہوگیا
سراسر تقصیر = سر سے پیر تک گناہ سے آلود۔
معاتب = عتاب کیا گیا۔
بکرات و مرات = مکرر سہ کرر۔
ارسال نوشتجات = خطوط کا بھیجنا۔
فتنہ افزا = نزاع بڑھانے والا۔
مسدود گردد = بند ہو جائے۔
صریح فرمودن = ظاہر کرنا۔ تشریح کرنا۔

بلوازم احتیاط پرداختہ = احتیاط کے تمام ضروریات مصروف ہو کر ہر طرح کی ضروری احتیاط عمل میں لانا۔
مفتن = فتنہ پرداز۔ فسادی۔ جھگڑالو۔
وساطت = ذریعہ۔ وسیلہ۔
ترحم = رحم کرنا۔ مہربانی کرنا۔
مزید کلفت = زیادہ تکلیف۔
مصلحت کار = کام کی اچھائی یعاملہ کی درستگی
مرعی۔ رعایت کیا گیا۔ حفاظت کیا ہوا۔
علیٰ ای حال = کسی حال میں۔
سرِ تقصیر = قصور کا خیال۔ جرم کا خیال۔
تحویل = سپرد کرنا۔ حوالہ کرنا۔
ملبوس خاصہ = خاص لباس خلعت خاص
امتثال = حکم ماننا۔ اطاعت کرنا۔
قضا و قدر = خدا کا حکم۔ حکم الٰہی۔
سرزدہ = ظاہر نہیں ہوا۔
مثوبات اخروی = عاقبت کی بھلائیوں کے بدلے۔ عالم آخرت نیکیوں کے بدلے۔

رقعۂ چہل و پنجم

وفاکیش = نہایت وفادار۔ بامروت۔
یکجہتی = محبت۔ دوستی۔
التفات عنوان = جس کی ابتدا توجہ اور خاص عنایت کے مضمون سے ہو۔
نشاط افزائے = خوشی بڑھانے والا۔
خاطر آرزومند = خواہشمند دل۔ آرزو سے بھرا ہوا دل۔
الم جدائی = ہجر کا صدمہ۔ فراق کا رنج۔
سوز مفارقت = جدائی کی جلن۔
وصال ہجر آمیز = جدائی سے ملا ہوا وصل۔ دوری سے ملی ہوئی۔ نزدیکی۔
وتیرہ = قاعدہ۔ طریقہ۔
گرامی = بزرگ۔ برتر۔ والا۔ اشرف۔
حیرت انگیز = حیرت وتعجب پیدا کرنے والا۔
دلنشین۔ دلکش۔ پسندیدہ۔ عمدہ۔
نزہت = پاکی۔ تازگی۔ سرسبزی۔

رقعہ چہل و ششم

عزاسمہ۔ اُس کا نام سب پر غالب ہے۔
حادثۂ عظیم = بہت بڑا واقعہ۔ بڑی مصیبت

صبر جمیل = اچھا صبر۔ بڑا صبر۔
اجر جزیل = بہت بڑا (نیک) بدلہ۔
کرامت کناد = عنایت فرمائے۔ بخشدے
کجا بنگارش گنجد = تحریر میں کہاں سما سکے۔
قضیۂ ناگزیر = ضروری فتنہ۔ وہ جھگڑا جس سے اجتناب ممکن ہی نہ ہو۔
یارا = طاقت۔ قابو۔ امکان۔
درد جگر گداز = کلیجہ کو پگھلا دینے والا درد۔
شکیب ربا = صبر کو اچک لینے والا۔ بے صبر بنا دینے والا۔
آں صاحبہ = یعنی جہاں آرا بیگم۔ ہمشیرہ کلاں اورنگ زیب۔
دلِ بیتاب = بےچین دل۔ بیقرار دل۔
تقدیر ایزدی = حکم الٰہی۔ حکم خداوندی۔
قضائے آسمانی = حکم خدا۔ آفت ناگہانی۔
کل من ..... والاکرام = دنیا کی ہر مخلوق فنا کے گھاٹ اُترنے والی ہے اور خدائے بزرگ و برتر کی ذات پاک ہمیشہ قائم رہیگی۔
درد شرمساری = شرمندگی کا درد۔ ندامت کی تکلیف

تعزیت واران = غم منانے والے -
اظہار غم و ماتم کرنے والے -
تسلیہ = اطمینان - تسلی - تشفی -
خیرات مستحقاق = حقداروں کو زکوٰۃ دینا -
روح مطہر = پاک روح یعنی شاہجہاں کی روح
ہدیہ بگذرانند = تحفہ بھیجیں - نذر پیش کریں -

رقعۂ چہل و ہفتم

صدق موالات = باہم دوستی کی سچائی -
منوال = طریقہ - قاعدہ -
عدو اللہ = خدا کا دشمن - بادشاہ کا دشمن -
تاحال = اس وقت تک -
نوشتجات = تحریریں - خطوط -
بتازگی = حال میں - تازہ تازہ - ابھی -
متصدع = تکلیف پانے والا -
نہج = طور - طریقہ - قاعدہ -
پیش نہاد = دل کا ارادہ - منظور خاطر -
روے دادہ = ظاہر ہوا - پیدا ہوا -
صوابدید = مشورہ - صلاح - درست -
خلقت محمود - نیک سرشت - عمدہ فطرت والا

منیر = روشن - منور -
فوت فرصت = موقع کا ہاتھ سے نکل جانا -

رقعۂ چہل و ہشتم

کامگار = مقصدور - فتحمند - کامیاب -
نخل حیات = زندگی کا پودا - زندگی کا درخت
برخوردار = پھل کھانے والا -
مسرت قرین = خوشی و انبساط سے ملا ہوا -
نہایت خوش -
مفاوضات = وہ خطوط اور مکاتیب
جو بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کو
لکھے جائیں - مفاوضہ کی جمع -
مہر افزاے = محبت بڑھانے والے -
بہجت بخش = خوشی بخشنے والا -
خاطر مشتاق - آرزومند دل - شائق دل -
واپرداختن = فرصت پانا - خالی ہونا -
فراغت حاصل کرنا -
معززہ اخبار = باعزت خبریں - اچھی خبریں -
جہاں مدار = دنیا کے قائم رکھنے کی جگہ -
عالم کے قیام کا مرکز -

خبر خیریت اثر - نیک اثر رکھنے والا -
مصحوب = ہمراہ - ساتھ -
جواب باصواب = عمدہ جواب مفصل جواب
وافی مسرت = پوری خوشی - کامل سرور
امنیت = آرزوئیں - امیدیں -
نہج مرغوب = پسندیدہ طور پر - خاطر خواہ -

رقعۂ چہل ونہم

واقفان عز وجلال = عزت وبزرگی کی محفل - ایسے رازدار
مصدر = صادر ہونے کی جگہ - نکلنے کی جگہ -
انواع خدمات شائستہ = طرح طرح کی لائق خدمتیں
بحکم کار فرمائی = حکم وہدایت کے مطابق -
منشا کے مطابق -
خرد ہوش افزا = دانائی وبیداری عقل بڑھانیوالی -
اغوا = بہکانا - اُبھارنا -
زیادہ سراں = سرکش - مغرور -
نقد وجنس = روپیہ وغلہ -
محبوس = مقید - دربند - نظر بند کرنا -
وجوب = واجب ہونا - ضروری ہونا -
اطاعت خداوندگار = آقاکی تابعداری

بغی = گمراہی - دشمنی -
مستقیم = ثابت قدم - پختہ خیال - مضبوط
ارادہ رکھنے والا -
خویشتن داری = خودداری - اپنا رکھ رکھاؤ -
قوت قاہرہ = غیظ وغصہ کی طاقت -
جابرانہ قوت -
تلخی = خرابی - سزا - سرزنش -
مرارت = کڑواپن - تلخی -
کام عفو = معافی کا تالو - درگذر کرنے کا منہ
چاشنی شہد انتقام = بدلہ لینے کے شہد کا ذائقہ -
نفس امارہ قہری - غیظ وغضب میں ڈالنے
والی بُری خواہش -
مکیف = نشہ میں چُور - سرشار - مخمور -
اندوختہ سالہائے دراز = مدتوں اور
برسوں کا جمع کیا ہوا مال -
عفو را بر انتقام سبقت = بدلہ لینے سے
پہلے معاف کرکے -
کینہ توزی = دشمنی کرنا حسد وبغض رکھنا -
برگزیند = چُن لے - اختیار کرلے -

ہردوسرا = دونوں جہان۔ دونوں عالم۔

رقعۂ پنجاہ ام

ظلیت الٰہی۔ خدا کا سایہ ڈالنا۔

کافۂ برایا = تمام مخلوق۔ ساری رعایا۔

رمۂ = گلہ۔ ریوڑ۔ جھنڈ۔

مراعات۔ رعایتیں۔ آسانیاں۔

لوازم پاسبانی = حفاظت ونگہبانی کی ضروری باتیں

فرخندہ ساعات جسکی ایک ایک گھڑی مبارک ہو

وظائف طاعات = فرمانبرداری کے وظیفے

امنیت مملکت = سلطنت کا امن وسکون۔

رفاہیت خلائق = عام مخلوق کا فائدہ۔

مبادی = ابتدا آغاز۔ شروع۔

احکام کتاب وسنّت = قرآن وحدیث کے حکم

مزایائے اخلاق = اچھی عادتوں کی زیادتیاں

ہَرَج ومَرَج = آشوب۔ فتنہ۔ تباہی۔

ایام فترات = فترت کی جمع۔ سستی کے دن

زیادہ سری = غرور۔ نخوت۔ تکبّر۔

وہن = سستی۔ کاہلی۔

امور ولایت = سلطنت کے کام۔

تدارک = تنبیہ۔ سرزنش۔ ڈانٹنا۔

بے اندامی = بے اندامی۔ بے ادبی۔

اشرار = شریر کی جمع۔ فسادی لوگ۔

خرد آموزگار = سکھانے والی عقل۔

مہیج فتنہ وفساد = لڑائی جھگڑے کا غبار اُٹھانیوالا۔

صدد۔ قرب۔ مقابلہ۔ ہمسری۔ درپے ہونا۔

صواب دید = صلاح۔ مشورہ۔ رائے۔

ہنگام وایام = وقت وزمانہ۔

اغماض عین = چشم پوشی کرنا۔ آنکھیں چُرانا۔

تسویۂ = برابر کرنا۔ مساوی کرنا۔ راست کرنا۔

مصاف = صف باندھنے کی جگہ۔

مبارزت = جنگ۔ لڑائی۔

پیش نہاد = ارادہ۔ نیت۔ منظور خاطر۔

سعادت کیشی = بھلائی کی خصلت رکھنا۔

تلقی نمودن = قبول کرنا۔

وخامت = ناموافقت۔ دشواری۔

مکنون ضمیر = دل کا راز۔

تمام شد

نیشنل پریس الہ آباد میں باہتمام رمضان علی شاہ چھپی